سرالشہادتین
تخریج شدہ
مصنف: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ تخریج وتحقیق
ابو الحماد مولانا محمد احمد برکاتی
نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

سِرُّالشَّہَادَتَیْن

اُردو

تخریج شدہ

مصنف:

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

ترجمہ تخریج وتحقیق

ابوالحماد مولانا محمد احمد برکاتی

مکتبہ برکاتیہ

دیپالپور روڈ، الہ آباد، ٹھینگ موڑ، ضلع قصور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	''سر الشہادتین (مترجم وتخریج شدہ)''
نام مصنف	حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ وتحقیق وتخریج	مولانا ابوالحماد محمد احمد برکاتی
ناشر	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز' لاہور
طباعت اول	نومبر 2012ء
تعداد	1100
مطبع	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز' لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1N0149
قیمت	130 روپے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11- گنج بخش روڈ' لاہور

فون 042-37313885-042-37070663

Email:nooriarizvia@hotmail.com

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد

فون: 041-2626046

مکتبہ برکاتیہ دیپالپور روڈ الٰہ آباد (ٹھینگ موڑ) ضلع قصور

فون: 0300-4746132

فہرست مضامین

چند غور طلب باتیں

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ان عظیم المرتبت ہستیوں میں سے ہیں جنہوں نے ہندوستان میں اسلام کے لئے اپنی خدمات جلیلہ عمر بھر پیش کئے رکھیں اور اپنی انتھک محنت سے اسلام کو دیارِ ہند میں جلا بخشی اور یوں اسلام کی آبیاری میں اپنا حصہ شامل کیا۔ آپ نے پرچمِ اسلام کو مواعظ حسنہ کی خداد صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ تحریری میدان میں بھی گراں قدر خدمات سے سربلند رکھنے کے لئے پوری ہمت اور جرأت سے کام لیا۔ اس سلسلہ میں آپ کی فتاویٰ عزیزی اور قرآن پاک کی تفسیر فتح العزیز اور تحفہ اثناء عشریہ کی مثالیں موجود ہیں۔ آپ نے اس کے ساتھ ساتھ محققانہ انداز میں اپنی ایک تحقیقی کاوش "سر الشہادتین" کے نام سے موسوم کر کے آنے والی نسلوں کے لئے ایک تحقیقی کارنامہ سرانجام دیا ہے اور اسے اس کے نام کی حقیقی تصویر بنا دیا ہے۔ اور یقیناً دریا کو کوزے میں بند کر کے اپنی تحقیقی کا حق ادا کر دیا ہے۔ یہ کتاب حضرات حسنین کریمین کی شہادتوں اور ان کے متعلقہ بیانات سے مزین ہے۔ آ

پ کی اس تحقیق سے بے موسمے مینڈک جو کہ اہل بیت اطہار کے ساتھ بغض سراً اور کبھی کبھی جہراً کرتے ہوئے حب اہلِ بیت کو شیعیت کا نام دیتے ہیں اور یزید لعین کو ملفوف طور پر ہیرو بنانے کی جسارت کرتے ہیں نیز یہ کہ یزید لعین کو کبھی ''رحمۃ اللہ علیہ'' اور کبھی ''رضی اللہ عنہ'' جیسے پاکیزہ کلمات کا اپنے زُعمِ باطل میں حقیقی مصداق بنانے کی ناپاک جسارت کرتے ہیں ان عناصر کے لئے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر یقیناً غور طلب ہے۔ خصوصاً حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اندازِ بیان سے جس طرح احادیثِ طیبہ سے تشریحی انداز میں حقائق پیش کئے ہیں یہ آپ ہی کا خاصہ ہے۔

والد محترم پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا محمد علی برکاتی صاحب نے حکم فرمایا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب پر کام کرو اس سلسلہ میں استاذ العلماء والحکماء حضرت علامہ مولانا حکیم محمد اسماعیل صاحب نقشبندی نے کاملِ شفقت سے راقم الحروف کو ''سر الشہادتین'' کا نسخہ عطا فرمایا تو ان کے ارشاد کے مطابق راقم الحروف محمد احمد برکاتی نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس تحقیقی کاوش کو عامۃ الناس کے ہاتھوں پہنچانے کی غرض سے ترجمہ کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ مزید یہ کہ استاذ المناظرین محقق دوراں حضرت علامہ پروفیسر محمد انوار حنفی صاحب سے ضروری مشاورت بھی حاصل کی۔ اس کے

ساتھ ساتھ چوں کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے محدثانہ انداز میں صرف متعلقہ محدث اور راویٔ اول کا نام ہی ذکر کیا ہے لہذا راقم الحروف نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس کاوش کی توثیق کے لئے تخریج کا کام کردیا ہے اور اس کتاب میں راقم الحروف کے پیش کردہ حوالہ جات کی تعداد پونے چارسو کے قریب ہے اور یہ تقریباً چھیاسی کتب میں سے منتخب کئے گئے ہیں۔ کیوں کہ اس سے پہلے راقم نے اپنی کتب ''لمعات مصطفیٰ''، ''شب برات کے دلائل وفضائل'' وغیرھما کی تخریج کی ہے لہذا یہ تجربہ بھی کام آیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اعراب کا کام ہو گیا ہے تاکہ عام قاری بھی ان عربی عبارات کا حظ اٹھاسکے جو کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائی ہیں۔ مزید برآں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے عنوانات کا قائم نہیں فرمائے بلکہ اس کو تسلسل کے ساتھ ایک ہی ردھم میں تحریر فرمایا ہے اس لئے عام قاری کے لئے سہولت پیدا کرنے کی غرض سے راقم الحروف نے اس کے لئے مختلف ابواب قائم کئے ہیں تاکہ متعلقہ مسئلہ تک پہنچنے میں آسانی رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تحریر بھی پیش کردی ہے تاکہ جو چاہے وہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اصل عبارت کی طرف بھی رجوع کرلے۔ البتہ مزید آسانی کی غرض سے نہ صرف اردو ترجمہ میں حوالہ جات لگائے ہیں بلکہ تقریباً وہی حوالہ جات عربی متن میں بھی لگائے دیئے ہیں تاکہ باربار

ورق الٹنے اور حوالہ جات تلاش کرنے کا تکلف نہ کرنا پڑے۔

واضح رہے کیوں کہ حوالہ جات راقم الحروف نے دیئے ہیں اس لئے ان کے ساتھ "تخریجِ برکاتی" کا نام دیا ہے تاکہ پڑھنے والے کو التباس نہ ہو۔

کیوں کہ ماہِ محرم الحرام شریف کی آمد آمد ہے اس لئے اس کتاب کو تعجیل سے آپ کی خدمت پیش کرنے کی کوشش کی اس لئے عین ممکن ہے کہ کمپوزنگ وغیرہ میں کہیں کوئی فرق آگیا اس کے لئے قارئین سے اعتذار کرتے ہوئے بہتر اور مفید مشاورت کی رجاء وامید کے ساتھ دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت اس کاوش کو عفوِ عصیاں اور آلِ نبی کی نظر عنایت اور ان کے نانا جان امام الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شفاعت کا مستحق بنائے۔ اور مزید یہ کہ اے اللہ رب العزت جو اہل بیت سے حقیقی محبت کرتے ہیں انہیں بروز حشر حضرات حسنین کریمین کے پرچم کے نیچے جگہ عطا فرما اور جو یزید سے محبت کرتے ہیں ان کا یزید سے محبت کرنے والوں میں حشر فرما۔

آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمة

المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

اگر دعوۃ رد کنی ور قبول

من و دست و دامانِ آل رسول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انبیائے کرام اور مقام مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے خوب جان لو کہ بے شک انبیائے کرام علیہم السلام میں جو کمالات اور خوبیاں جدا جدا ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں وہ تمام خوبیاں یکجا فرمادی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت جیسا کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام اور حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کو، بادشاہی جیسے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو، حُسن جیسا کہ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو، خُلت جیسا کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو، کلام جیسا کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو، عبادت جیسی کہ حضرت سیدنا یونس علیہ السلام کو، شکر جیسا کہ حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کو عطا فرمایا اس سے کہیں زیادہ کمالات اور دیگر اقسام ولایات، مستقل اور مکمل شانِ محبوبی اور کامل شانِ مصطفائی اور انتہائی قریب سے مکمل دیدار الٰہی، شفاعتِ عظمٰی اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے جہاد کرنا اور اس قسم سے ہٹ کر بھی دیگر کمالات جیسا کہ وسعتِ علم، مکمل عرفانِ خداوندی، قوتِ فیصلہ، اور ہر معاملہ میں شرعی حکم بیان فرمانا، اجتہاد، شرعی حکم کے خلاف چلنے والوں کا حساب فرمانا، قرات اور اس کے علاوہ بھی آپ کو بے شمار فضائل عطا فرمائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور شہادت

آپ کا ایک وصف ابھی باقی تھا جس کے حصول کا ابھی ظہور نہیں ہوا تھا اور وہ تھا آپ کے لئے شہادت ۔ اصل میں اس کے بظاہر عدم حصول کا راز یہ تھا کہ اگر آپ میدان کارزار میں شہادت حاصل فرماتے تو اس سے شوکتِ اسلام کے کم ہونے کا اندیشہ تھا اور عامۃ الناس کی نظروں میں کجی پیدا ہوسکتی تھی اور اگر آپ عام حالات میں اچانک شہید ہوجاتے جیسا کہ آپ کے بعض خلفاء شہید ہوئے تو پھر شہادت مکمل طور پر ظاہر نہ ہوتی بلکہ وہ اکمل شہادت قرار نہ پاتی ۔ کیوں کہ مکمل شہادت یہ ہے کہ آدمی مسافری اور سختی کی حالت میں مارا جائے اور اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی جائیں اور اس کی لاش میدان میں پڑی رہے ۔ اور اس کے اردگرد بہت زیادہ لوگ ، اس کے بہت سے معزز ساتھی اس کے رشتہ دار قتل ہوں ، ان کا مال لوٹا جارہا ہو ، ان کی عورتوں اور ان کے بچوں کو یتیم اور قیدی بنایا جارہا ہو اور یہ تمام کا تمام صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو ۔ (اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس سے کم شہادت نہیں ہوتی بلکہ مطلب یہ کہ اگر آپ کی شہادت ہوتی اور کسی دوسرے کی مذکورہ درجہ کی شہادت ہوتی تو پھر اس کی شہادت آپ کی شہادت سے اعلیٰ قرار پاتی) تو آپ کے میدان کارزار میں شہید نہ ہونے میں حکمت یہ تھی آپ کو اس سے بھی بڑا اکمال مل جائے ۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ کو دیگر تمام کمالات

کے ساتھ ساتھ آپ کے وصال کے بعد اور خلافت کے ایام گذرنے کے بعد بھی کمال عطا فرمانا ہے۔ وہ دور (یعنی دورِ رسالت مآب اور دور خلافت راشدہ) جو کہ ایسی مغلوبیت اور مظلومیت کے منافی تھا۔ وہ مغلوبیت اور مظلومیت جو کہ اہل بیت کے مردوں بلکہ وہ جو کہ آپ کے قرابتداروں میں سے سب سے زیادہ قریبی ہو اور وہ ان کے قرابتداروں میں سے ہو جائے جو کہ بیٹوں کے حکم میں ہو جو یہاں تک ہو کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حال میں پہنچ جائے اور ان کا کمال حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہی کمال ثابت ہو۔

حضور ﷺ اور شہادتِ حسنین کریمین کا حقیقی فلسفہ

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی رحمت خلافت راشدہ کے ایام گذرنے کے بعد اس کمال کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک پہنچانے کے لئے ہوئی تو اس کام کے لئے حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کو ان کے نانا جان پر افضل درود اور رحمتیں ہوں، کی نیابت کا حقدار بنایا۔ ان شہزادوں کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت کا آئینہ بنایا اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حسن کے دو رخسار بنایا۔ کیونکہ شہادت کی دو اقسام ہیں شہادت سِرّی اور شہادت اعلانیہ۔ اور یہ دونوں اقسام ان دونوں شہزادوں میں تقسیم کر دی گئی ہیں۔ بڑے نواسے کو پہلی قسم کے ساتھ مخصوص کیا گیا جس کا معاملہ چھپا رہا اور اس کا ذکر وحی میں ظاہر نہ ہوا اور اس شہادت کے واقع ہونے کے وقت

ان کا معاملہ مبہم ہی رہا یہاں تک کہ وہ معاملہ ان کی زوجہ کے ہاتھوں ہوا جب کہ بیوی جس سے عداوت کی بجائے محبت کا تعلق ہوتا ہے۔ اور یہ تمام کا تمام راز اور پوشیدگی سے ہوا اور پھر یہ بھی خود حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کی خبر نہیں دی تھی اور نہ ہی امیر المؤمنین حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے دی تھی اور نہ ہی کسی اور نے دی تھی۔

چھوٹے شہزادے دوسری قسم کے ساتھ مخصوص ہوئے جس کی بنیاد اپنے معاملہ کے ساتھ شہرت اور اس اعلان پر ہے جو کہ ابتداء میں وحی کی صورت میں حضرت جبریل علیہ السلام اور ان کے علاوہ دیگر فرشتوں کی زبان پر ہوئی پھر اس جگہ کے تعین سے اور اس جگہ کے نام سے، اور وقت کے بھی تعین سے جو ساٹھ ہجری کی انتہاء ہے۔ پھر اس واقعہ کی بہت زیادہ شہرت اور اس کے ذکر کا حضرت امیر المؤمنین علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ کی زبان پر صفین کے سفر پر جاتے ہوئے جاری ہونا۔ پھر جب شہادت کا واقعہ مشہور ہوا تو اس کی شہرت مٹی کے خون بننے، آسمان سے خون برسنے غیبی آوازوں کے دردناک اشعار جنات کے نوحے، ان کا رونا، درندوں کا ان کے شہید جسموں کے گرد گھومنا اور ان کی حفاظت کرنا، سانپوں کا ان کے قاتلوں کے نتھنوں میں گھس جانا اور اس کے علاوہ اور بہت سے اسباب جن کی بناء پر یہ واقعہ مشہور ہوا۔ اور یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ ہر موجود اور غائب اس جانکاہ واقعہ سے آگاہ ہو جائے۔ بلکہ رونا باقی رہے اور رنج وغم

جاری رہے اور یہ کہ قیامت تک حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت میں اس دردناک واقعہ کے مصائب کا تذکرہ ہوتا رہے۔ پس شہادت کی یہ قسم عرش کے فرشتوں، زمین کی آخری تہہ تک، عالم غیب میں، عالم موجود میں، جنوں میں، انسانوں میں، بولنے والی مخلوقات، خاموش رہنے والی مخلوقات میں شہرت کی انتہاء تک پہنچ گئی۔

اس مقدمہ کی تمہید قائم ہونے کے بعد ہم اس باب کے متعلقہ تمام باتیں جن کا ہم نے تمہید میں تذکرہ کیا ہے، انہیں بیان کرتے ہیں۔

شہادتِ حسنین کریمین اور حقائق

ہم کہتے ہیں کہ یہ دونوں صاحب زادے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بیٹے شمار کیے جاتے ہیں تو اس کی دو وجوہات ہیں: پہلی وجہ یہ ہے کہ بیٹی کے بیٹے کے لئے بھی بیٹا ہونے کا ہی حکم لگایا جاتا ہے اسی لئے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل میں ہی شمار کیا گیا تھا۔ دوسری وجہ یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بذات خود انہیں اپنا بیٹا قرار دیا تھا جو کہ بہت سی احادیث سے ثابت ہے۔ اور وہ یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے ہیں۔ اور احمد نے اپنی مسند میں ابو اسحاق السبیعی سے، ھانی بن ھانی اور انہوں نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا کہ جب (حضرت امام) حسن (رضی اللہ عنہ) پیدا ہوئے تو اس وقت حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور

ارشاد فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ اور اس کا کیا نام رکھا ہے؟۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مین نے عرض کیا کہ میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے آپ نے ارشاد فرمایا بلکہ اس کا نام حسن ہے۔ جب (حضرت امام) حسین (رضی اللہ عنہ) پیدا ہوئے تو اس وقت حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ اور اس کا کیا نام رکھا ہے؟۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے آپ نے ارشاد فرمایا بلکہ اس کا نام حسین ہے۔ پھر جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو ارشاد فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ اور اس کا کیا نام رکھا ہے ؟۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے آپ نے ارشاد فرمایا بلکہ اس کا نام محسن ہے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میں نے ان کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر شبر، شبیر اور مشبر رکھے ہیں۔ اس روایت کو طبرانی نے المعجم الکبیر میں، دارقطنی نے کتاب الافراد میں، حاکم، بیہقی اور ابن عساکر ان تمام نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

بغوی اور طبرانی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل الفاظ کے ساتھ روایت بیان کی ہے۔

تخریجِ برکاتی:

۔مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 98۔

۔مؤطا امام محمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 631۔

۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 409۔

۔مسند ابی داؤد طیالسی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 19۔

۔مصنف ابن ابی شیبۃ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 379۔

۔مسند البزار حدیث نمبر 742۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 180+183۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 96۔

۔الاحادیث المختارۃ (ضیاء مقدسی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 180۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 6 صفحہ 166 + جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 63۔

ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 117۔

۔البحر الزخار (مسند البزار) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 415۔

۔مجمع الزوائد جلد (ہیثمی) نمبر 8 صفحہ نمبر 102۔

۔موارد الظمآن الیٰ زوائد ابن حبان (ہیثمی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 415۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 660۔

۔ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبداللہ طبری) صفحہ نمبر 119۔

۔اسد الغابۃ (ابن اثیر): ترجمہ حسن بن علی + ترجمہ حسین بن علی۔

۔الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (عسقلانی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 243۔

۔بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 6۔

قاموس (عربی ڈکشنری) میں موجود ہے کہ شَبَّر جیسے بَقَّم، شَبِّیر جیسے قَمِّیر اور مُشَبِّر جیسے مُحَدِّث، یہ سب حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام تھے۔

جنتی جوانوں کے سردار اور حضور ﷺ مالک ومختار

اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ دونوں صاحبزادے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دیدار کرنے کے لئے آئینہ ہیں تو اس کی دو دلیلیں ہیں پہلی دلیل یہ ہے جو کہ سیادتِ مُطلقہ کی جہت سے حاصل ہے تو اس بارے میں نسائی، روّیانی اور ضیاء مقدسی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے، ابو یعلیٰ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے، ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ابن عدی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے، ابو نعیم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت عمر رضی فاروق، حضرت جابر، حضرت براء، حضرت اسامہ بن زید، حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہم سے، دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور ابن عساکر نے حضرت عائشہ، حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس اور حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسن اور حسین دونوں جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ ابن ماجہ نے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں کہ ان کے والدین ان سے بہتر ہیں۔

تخریجِ برکاتی:

۱ سنن ابن ماجہ المقدمہ باب فضل علی بن ابی طالب۔

۲ مشکل الآثار (طحاوی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 150۔ بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ فاطمۃ منی

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 339۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 182۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 209۔

۔تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 140۔

۔کنز العمال (علی متقی) حدیث نمبر 34259۔

۔معجم ابن اعرابی حدیث نمبر 2266۔

۔کشف الخفاء (العجلونی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 34۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 293۔

۔مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (ملا علی قاری) جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 34۔

طبرانی کے نزدیک الفاظ ہیں کہ ان دونوں کے والدین دونوں سے افضل ہیں اور حاکم اور ابن حبان اور ان دونوں محدثین کے علاوہ اور بھی کچھ محدثین نے یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ سوائے آپس کی خالاؤں کے بیٹوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے۔

تخریج برکاتی:

۔مشکل الاثار (طحاوی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 499۔

۔سنن کبریٰ (نسائی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 50۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 38۔

۔حلیۃ الاولیاء (ابونعیم) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 71۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 182۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 374۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 64 صفحہ نمبر 192۔

۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 411۔

۔فردوس الاخبار (دیلمی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 158۔

۔اسد الغابۃ (ابن اثیر) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 259۔ (حسن بن علی)

۔شرح مذاہب اہل السنۃ (ابن شاہین) حدیث نمبر 175۔

۔فضائل الخلفاء الراشدین (ابونعیم) حدیث نمبر 130۔

۔تفسیر درمنثور (سیوطی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 489۔

۔البدایۃ والنھایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 61۔

ان تمام روایات سے ان کا آئینہ ہونے کی وضاحت ہے کہ ان دونوں کی محبت حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت اور ان سے دشمنی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دشمنی ہے۔ جیسا کہ ابن عساکر وغیرہ کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس نے ان دونوں سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی۔

تخریجِ برکاتی:

۔مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 288۔

۔فضائل الصحابۃ (احمد بن حنبل) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 771۔

۔سنن کبریٰ (نسائی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 49۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 48۔

۔مشکل الاثار (طحاوی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 451۔

۔مسند اسحاق بن راھویہ حدیث نمبر 211۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 29۔

۔ذیل تاریخ بغداد (ابن نجار بغدادی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 143۔
۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 132۔
۔الکامل (ابن عدی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 435۔
۔البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 223۔
۔تہذیب التہذیب (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 260۔
۔الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 71۔
۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 277۔
۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 401۔
۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 119۔

اور دوسری جہت صورتوں کی مشابہت سے ہے۔ یہ دونوں شکل وصورت میں بھی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ کی ظاہری تصویر کی طرح تھے۔ چنانچہ امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کوئی بھی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مشابہ نہ تھا اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی کہا کہ وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مشابہ تھے۔

تخریج برکاتی:

۔صحیح بخاری کتاب فضائل الصحابہ باب مناقب الحسن والحسین۔
۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 468۔
۔تہذیب الاسماء (نووی) ترجمہ حسن بن علی بن ابی طالب۔
۔فتح الباری (عسقلانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 474۔

۔ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبداللہ طبری) صفحہ نمبر 127۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 115۔

اس حدیث کو ترمذی نے تفصیل سے بیان کیا ہے۔انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔حضرت حسن رضی اللہ عنہ سر سے لے کر سینہ تک حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مشابہہ تھے اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سینہ سے لے کر اس سے نیچے تک حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مشابہہ تھے۔

تخریجِ برکاتی:

۔سنن ترمذی کتاب المناقب باب مناقب الحسن والحسین۔

۔مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 99۔

۔مسند ابی داؤد طیالسی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 19۔

۔صحیح ابن حبان کتاب اخبارہ عن مناقب الصحابہ باب اخبارہ عن مناقب الصحابہ رجالھم ونسائھم۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 273۔

۔الاحادیث المختارۃ (مقدسی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 393۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 183۔

۔اسد الغابۃ (ابن اثیر) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 264۔

۔البدایۃ والنھایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 39۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 660۔

۔موارد الظمآن (ہیثمی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 553۔

۔ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبداللہ طبری) صفحہ نمبر 127۔

۔الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 114۔

۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 250۔

۔تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 95۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 60۔

ترمذی نے روایت کیا ہے کہ بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو پکڑا اور فرمایا کہ جو مجھے دوست اور ان دونوں کو دوست رکھے گا اور ان کے والدین کو دوست رکھے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا (ترمذی نے کہا کہ اس حدیث میں کچھ ضعیف ہے)

تخریج برکاتی:

۔سنن ترمذی ابواب المناقب باب ذیل مناقب علی بن ابی طالب۔

۔مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 77۔

۔فضائل الصحابۃ (احمد بن حنبل) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 693۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 196۔

۔الاحادیث المختارۃ (مقدسی) جلد نمبر 2 صفحہ 44۔

۔کتاب الشفاء (قاضی عیاض) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 20۔

۔جامع الاصول (ابن اثیر) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 6706۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 228۔

۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 135۔

۔تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 95۔

۔الریاض النضرۃ (محب طبری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 277۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 97۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 58۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور پیدل حج

حضرت جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میرے والد نے بیان کیا کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پندرہ پیدل حج کیے اور آپ اپنے گھوڑے کے آگے آگے چلتے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا تمام مال زندگی میں دو مرتبہ غرباء و مساکین میں تقسیم فرمایا، اور تین مرتبہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں آدھا مال تقسیم فرمایا یہاں تک کہ آپ نے ایک جوتا دے دیا اور دوسرا رکھ لیا ایک موزہ دے دیا اور ایک رکھ لیا۔

تخریج برکاتی:

۔تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 37۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 233۔

۔صفۃ الصفوۃ (ابن جوزی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 760۔

۔ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبداللہ طبری) صفحہ نمبر 137۔

نوٹ: بعض محدثین نے آپ کے پیدل پچیس حج کرنے کا ذکر بھی کیا ہے ان کے کچھ حوالہ جات درج ذیل ہیں: برکاتی غفرلہ

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 185۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 331۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 242۔

۔اخبار مکہ (فاکہی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 396۔

۔اتحاف الخیرۃ المھرۃ (بوصیری) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 43۔

۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 260۔

۔البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 42۔

۔تاریخ الخلفاء (سیوطی) صفحہ نمبر 166۔

۔حیوۃ الحیوان الکبریٰ (دمیری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 191۔

۔الصواعق المحرقہ (ابن حجر مکی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 409۔

راجح قول کے مطابق آپ کا وصال انچاس سن ہجری میں ماہ ربیع الاول کی ابتداء یا ماہِ صفر کے اختتام پر ہوا۔ اور یہی مشہور ہے۔

شہادتِ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

آپ کے وصال کا سبب یہ ہوا کہ آپ کی زوجہ جعدہ بنت اشعث بن قیس نے یزید بن معاویہ کی ایماء پر آپ کو زہر دے دیا اس شرط پر کہ یزید جعدہ سے شادی کر لے گا۔ چنانچہ اس نے آپ کو زہر دے دیا جس سے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدید بیمار ہو گئے۔ جس کے اثرات چالیس دن تک رہے پھر آپ کا وصال ہو گیا۔ چنانچہ جعدہ بنت اشعث نے یزید کو شادی کا وعدہ پورا کرنے کا پیغام بھیجا۔ یزید نے جواباً کہا کہ ہم حضرت حسن کے پاس تمہارے رہنے پر راضی نہ تھے اب تجھے اپنے پاس بیوی کے طور پر کیسے رکھ سکتے ہیں۔ پس وہ دنیا و آخرت میں کھلا خسارہ پانے والی ہو گئی۔

تخریجِ برکاتی:

- ابن عساکر جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 284۔
- اسد الغابۃ (ابن اثیر) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 261۔
- الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر) صفحہ نمبر 115۔
- تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 252۔
- سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 274۔
- تہذیب التہذیب (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 260۔
- تاریخ الخلفاء (سیوطی) صفحہ نمبر 169۔
- الصواعق المحرقۃ (ابن حجر مکی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 413۔
- سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل والتوالی (عصامی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 44۔
- وفیات الاعیان (ابن خلکان) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 66۔
- الوافی بالوفیات (الصفدی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 162۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس زہر سے مرض یہ ہوا کہ آپ کا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دستوں کی صورت میں نکلتا رہا۔ آپ کے وصال پر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ مجھے بتائیں کہ آپ کو زہر کس نے دیا ہے؟۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تم اسے قتل کرنا چاہتے ہو؟۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر میرا قاتل وہی ہے جسے میں سمجھتا ہوں تو اللہ تعالیٰ اس سے سخت انتقام لے گا۔ اور اگر وہ نہیں ہے جس پر میرا گمان ہے تو میں کسی

بے گناہ کا قتل پسند نہیں کرتا۔ مجھے اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ زہر پلایا گیا لیکن اتنا سخت زہر مجھے اس سے پہلے کبھی بھی نہیں پلایا گیا۔

تخریجِ برکاتی:

- جامع معمر بن راشد جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 361۔
- مصنف عبد الرزاق جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 452۔
- مصنف ابن ابی شیبۃ جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 476۔
- ابن عساکر جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 283۔
- الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 115۔
- اسد الغابۃ (ابن اثیر) جلد (ابن الاثیر) نمبر 3 صفحہ نمبر 274۔
- المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 193۔
- حلیۃ الاولیاء (ابو نعیم) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 38۔
- صفۃ الصفوۃ (ابو الفرج عبد الرحمٰن جوزی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 761۔
- ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبد اللہ طبری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 141۔
- تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 251۔
- سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 273۔
- سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 274۔
- البدایۃ والنھایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 46۔
- تہذیب التہذیب (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 260۔
- الصواعق المحرقۃ (ابن حجر مکی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 415۔
- ربیع الابرار (زمخشری) جلد نمبر صفحہ 1 نمبر 438۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر مبارک اس وقت پینتالیس برس چھ ماہ اور کچھ دن تھی۔ جب کہ آپ کی ولادت صحیح روایت

کے مطابق شب برات تین ہجری میں ہوئی۔

﴿تخریجِ برکاتی:

۔تہذیب التہذیب (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 257۔﴾

یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کی ولادت رمضان المبارک ہوئی۔

یہ ہے معاملہ شہادت سِرّی کا جس کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بڑے نواسے مخصوص ہوئے۔

واقعاتِ شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ

﴿نوٹ: چونکہ یہاں سے آگے حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بطور مؤرخ واقعہ کربلاء کا تذکرہ کیا ہے اس لئے ہم صرف چند ایک بنیادی مأخذ ذکر کر رہے ہیں: برکاتی غفرلہ

۔تاریخ الامم والملوک از محمد بن جریر طبری۔

۔الکامل فی التاریخ از ابن الاثیر۔

۔تاریخ ابن خلدون از ولی الدین محمد بن محمد ابن خلدون۔

۔البدایہ والنہایہ از عماد الدین ابن کثیر۔

۔تاریخ الخلفاء از جلال الدین سیوطی وغیرھم۔﴾

اور جہاں تک شہادتِ جہری جس کے ساتھ آپ کے بڑے نواسے مخصوص ہوئے جو کہ کائنات کے مشہور ترین واقعات میں سے ایک واقعہ ہے۔اس واقعہ کے مشہور ہونے کا سبب یہ ہے کہ یہ شہادت جہری تھی۔

شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ کا بنیادی سبب

شہادت جہری کا سبب یہ ہوا کہ جب یزید بادشاہ بنا اور اس نے اقتدار سنبھال لیا اور یہ رجب سن ساٹھ ہجری میں دمشق میں حکمران بنا ۔اس نے اپنے زیر حکومت تمام علاقوں میں بیعت لینے کی غرض سے احکامات جاری کیے ۔اس نے اسی غرض سے مدینہ منورہ کے گورنر ولید بن عقبہ کو بھی حکم نامہ جاری کیا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی بیعت لی جائے ۔ چنانچہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا کیوں کہ وہ فاسق ،شرابی اور ظلم کرنے والا تھا۔اس لئے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ چار شعبان کو مدینہ منورہ سے نکلے اور مکہ مکرمہ تشریف لے گئے ۔ اور وہاں پر آپ قیام پذیر ہو گئے ۔ یہ خبر جب اہل کوفہ کو پہنچی تو ان میں سے بہت سے گروہوں نے اتفاق کیا اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی طرف تشریف لانے کے خط لکھے کہ آپ پر وہ اپنے مال اور جانیں قربان کر دیں گے اور اس بات میں انہوں نے بہت مبالغہ کیا۔ ان کے ایسے خطوط مسلسل آتے رہے اور یہ تعداد ڈیڑھ سو تک پہنچ گئی اور یہ خطوط کوفہ کے ہر ہر گروہ کی طرف سے آتے رہے۔

حضرت امام مسلم رضی اللہ عنہ کی روانگی کوفہ

چنانچہ آپ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کی طرف روانہ کیا اور مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی مکمل مدد اور حمایت حاصل کرنے کی تاکید کی۔ چنانچہ حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ پہنچے تو مختار بن عبید کے ہاں قیام پذیر ہوئے ۔حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں پر بارہ ہزار سے زائد لوگوں نے بیعت کی۔ اس صورت حال پر حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ جو کہ یزید کی طرف سے کوفہ کے گورنر اور صحابی رسول تھے انہوں نے لوگوں کو معاملات سمجھانے کی کوشش کی اور یہ کوشش صرف لفظی حد تک محدود تھی اور انہوں کسی ایک پر بھی کوئی سختی نہ کی۔ اسی بناء پر مسلم بن یزید حضرمی اور عمارہ بن ولید بن عقبہ نے یزید کو حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کے بارے میں اور اہل کوفہ کے رویہ کے بارے میں لکھا نیز حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی اس معاملہ میں بے پراہی کے بارے میں بھی لکھا۔

عبیداللہ بن زیاد کا تقرر بطور گورنر کوفہ

چنانچہ یزید نے حضرت نعمان بن بشیر کو معزول کر دیا اور ان کی جگہ عبیداللہ ابن زیاد جو کہ بصرہ کا بھی گورنر تھا، کو گورنر مقرر کر دیا، عبیداللہ ابن زیاد بصرہ سے کوفہ روانہ ہوا۔ وہ رات کے وقت میں کوفہ میں حجازیوں کے

لباس میں داخل ہوا اور اس نے یہ دھوکہ دیا کہ وہ حضرت امام حسین ہے ۔لوگوں نے رات کی تاریکی میں اسے حضرت امام حسین سمجھ کر اس کا استقبال کیا لوگ اسے سلام کررہے تھے اور وہ ان کے آگے آگے چلتا جارہا تھا اور لوگ یاابن رسول اللہ مرحبا کہہ کراس کا خیر مقدم کررہے تھے۔وہ خاموشی سے سیکرٹیریٹ میں داخل ہوگیا۔

ابن زیاد اور سازشیں

جب صبح ہوئی تو اس نے لوگوں کو جمع کیا اوران پر اپنی حکومت کا تقررنامہ پڑھ کر سنایا اور لوگوں کو یزید کی مخالفت کرنے سے ڈرایا دھمکایا ۔اس نے اپنے مکراور چالوں سے حضرت امام مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کی جماعت میں پھوٹ ڈال دی ۔ چنانچہ حضرت امام مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ حضرت ہانی بن عروہ کے گھر میں پناہ گزیں ہوگئے۔

ابن زیاد کی طرف سے جنگ کا باقاعدہ آغاز

عبیداللہ بن زیاد نے محمد بن اشعث کو ایک بڑے فوجی دستے کے ہمراہ ہانی بن عروہ کے گھر بھیجا وہ ہانی بن عروہ کو پکڑ کرلے آئے اس نے انہیں قید کرلیا اوراس کے ساتھ ساتھ تمام روسائے کوفہ کو بھی ایک دعوت کے بہانے بلاکر اپنے پاس قید کرلیا۔ یہ خبر حضرت امام مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ نے اپنا شِعار (مخصوص نعرہ) پکارا۔ چنانچہ آپ کے

گرد فوراً چالیس ہزار لوگ جمع ہو گئے اور انہوں نے قصر حکومت (سیکرٹیریٹ) کو گھیرے میں لے لیا۔

حضرت امام مسلم رضی اللہ عنہ اور تنہائی

عبیداللہ ابن زیاد نے ان رؤسائے کوفہ کو جنہیں قیدی بنا کر رکھا ہوا تھا انہیں مجبور کیا کہ تم اپنے اپنے قبائل و برادری سے بات کر کے انہیں واپس بھیجو اور انہیں حضرت امام مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کی حمایت سے دور کرو۔ چنانچہ انہوں نے (اپنی اپنی جان بچانے کی غرض سے) اپنے اپنے قبائل سے گفتگو کر کے انہیں واپس جانے پر مجبور کیا اور یوں لوگ آہستہ آہستہ واپس جانے لگے اور شام تک آپ کے گرد صرف اور صرف پانچ سو افراد رہ گئے اور جب اندھیرا چھا گیا تو وہ بھی چلے گئے اور یوں حضرت امام مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ تنہا رہ گئے۔ اب آپ راستے میں تنہا تھے تو آپ راستے میں پریشانی کے عالم میں چلتے ہوئے ایک عورت کے مکان پر پہنچے آپ نے اس سے پانی طلب کیا اس نے آپ کو پانی پیش کیا اور آپ کو اپنے گھر تشریف لانے کو کہا۔ آپ اس کے گھر میں داخل ہوئے۔ اس عورت کا ایک بیٹا محمد بن اشعث کا چیلا تھا اس نے جا کر محمد بن اشعث کو خبر دی اس نے آگے عبیداللہ ابن زیاد کو بتا دیا۔ عبیداللہ ابن زیاد نے عمرو بن حُریث تھانیدار کو اور محمد بن اشعث کو بھیجا انہوں نے اپنے سپاہیوں کے ساتھ جا کر اس مکان کا محاصرہ کر لیا۔

حضرت امام مسلم رضی اللہ عنہ اور جنگ کا میدان اور شہادت معہ صاحبزادگان

حضرت امام مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہا اپنی تلوار لے کر نکلے اور ان سے جہاد شروع کر دیا (آپ کے شدید زخمی ہونے پر) محمد بن اشعث آپ کے پاس آیا اور آپ کو امان کا جھانسہ دے کر عبیداللہ ابن زیاد کے پاس لے گیا۔ عبیداللہ ابن زیاد نے حضرت امام مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے آپ کا جسد مبارک لوگوں کی طرف پھینک دیا۔ پھر اس نے ہانی بن عروہ کو پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیا اور یہ واقعہ ذوالحج کی تین تاریخ سن ساٹھ ہجری کو پیش آیا۔ اور اس کے بعد عبیداللہ ابن زیاد نے حضرت امام مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کے دونوں بیٹے جو کہ آپ کے ساتھ ہی گئے تھے، حضرت محمد اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہما کو بھی شہید کروا دیا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی مکہ سے کوفہ روانگی

یہی وہ وقت تھا جب حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ سے کوفہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ آٹھ ذی الحجہ کو روانہ ہوئے۔ آپ کی روانگی کا سبب یہ تھا حضرت سیدنا امام مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ نے آپ کو خط لکھا تھا کہ آپ یہاں پر تشریف لے آئیں یہ تمام لوگ آپ کے منتظر ہیں۔ جب آپ روانہ ہونے لگے تو حضرت

سیدنا عبداللہ بن عباس، حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ۔ حضرت سیدنا جابر، حضرت سیدنا ابو سعید خدری اور حضرت سیدنا ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہم نے آپ کو جانے روکا لیکن آپ نہ رکے اور ساتھ ہی یہ حدیث پاک بھی سنائی کہ میں نے اپنے والد محترم حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہ بیان سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مینڈھے کی وجہ سے مکہ مکرمہ کی بے حرمتی ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ میں وہ مینڈھا نہیں بننا چاہتا۔ آپ روانہ ہوئے تو آپ کے اہل بیت میں سے، آپ کے خداموں اور غلاموں میں سے آپ کے ساتھ اٹھاسی لوگ روانہ ہوئے۔

شہادتِ مسلم رضی اللہ عنہ کی خبر امام حسین رضی اللہ عنہ کو

دوران سفر آپ نے سنا کہ حضرت امام مسلم بن عقیل شہید ہوگئے ہیں۔ چنانچہ آپ نے وہاں سے واپسی کا قصد کیا تو بنو عقیل کہنے لگے کہ اللہ کی قسم جب تک ہم قصاص نہ لے لیں یا ہم سب شہید نہ ہو جائیں ہم واپس نہیں جائیں گے۔ تو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ تمہارے بعد زندگی میں کوئی بھلائی نہیں چنانچہ آپ عراق کی طرف روانہ ہوگئے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور حر کی آمد

جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ آپ کوفہ سے دو منزل کے فاصلے

پر تھے تو آپ کو حر بن یزید ریاحی اور اس کے ساتھ ایک ہزار فوجی تھے جو کہ عبید اللہ بن زیاد کے ساتھیوں میں سے تھے اور مسلح ہو کر آئے تھے۔ اس نے آپ سے کہا مجھے عبید اللہ ابن زیاد نے آپ کی طرف بھیجا ہے اور اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے ساتھ ساتھ رہوں یہاں تک میں آپ کو اس کے پاس لے جاؤں اور اللہ کی قسم میں مجبور ہوں۔ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنی مرضی سے اس شہر میں نہیں آیا بلکہ اس کے رہنے والوں نے مجھے خطوط لکھ لکھ کر اور قاصد بھیج بھیج کر مجھے بلوایا ہے اور تم بھی اہل کوفہ میں سے ہی ہو اور اگر تم اپنی بیعت پر قائم ہو تو میں تمہارے شہر میں داخل ہو جاتا ہوں ورنہ میں واپس لوٹ جاتا ہوں۔ حر نے آپ سے کہا کہ اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ یہ خطوط کن کے ہیں اور نہ ہی میں ان قاصدوں کو جانتا ہوں اور آپ کو چھوڑ کر میرا کوفہ کی طرف پلٹنا ممکن ہی نہیں ہے۔ سو اب میں آپ کو لے کر کوفہ جاؤں گا۔ ان دونوں کے درمیان بات بڑھ گئی۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی کربلا میں آمد

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے راستہ تبدیل فرما لیا اور آپ سن اکسٹھ ہجری محرم الحرام کی دو تاریخ کو کربلا میں اترے۔ آپ نے اس جگہ کا نام پوچھا تو بتایا گیا کہ اسے کربلاء کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ جگہ کرب و بلاء والی ہے۔ آپ کے ساتھی اتر پڑے اور انہوں اپنے سامان بھی اتار

لئے ۔حر اور اس کا لشکر بھی آپ کے بالمقابل کربلاء کی سرزمین میں ہی اتر پڑا۔ پھر عبیداللہ ابن زیاد نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف ایک خط لکھا جس میں یزید کی بیعت کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جب یہ خط حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو ملا۔ آپ نے اسے پڑھا اور رکھ دیا اور فرمایا کہ اس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ قاصد لوٹ کر عبیداللہ ابن زیاد کے پاس گیا اس سے یہ جواب پا کر وہ غصے سے بھڑک اٹھا اور لوگوں کو جمع کر کے ایک لشکر تیار کیا اور اس کا سپہ سالار عمرو بن سعد کو بنا دیا۔ جو کہ رَے شہر (موجودہ ایران کا شہر تہران) کا گورنر مقرر کیا گیا تھا۔ اس نے وہاں جانے اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے سے معذرت کی ۔ ابن زیاد نے اس سے کہا یا تو تم وہاں (کربلا) چلے جاؤ اگر نہیں جا سکتے تو پھر رَے کی حکومت دستبردار ہو اور اپنے گھر جا بیٹھو۔ چنانچہ اس نے رَے کی حکومت کو پسند کیا اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے لڑنے کے لئے فوج لے کر روانہ ہو گیا۔

بائیس ہزار یزیدی فوج اور کربلا

اور ابن زیاد فوجی دستے روانہ کرتا رہا یہاں تک کہ عمرو بن سعد کے پاس بائیس ہزار سوار اور پیدل فوج جمع ہو گئی ۔ یہ تمام لوگ دریائے فرات کے کنارے پر جمع ہو گئے اور پانی اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے درمیان میں حائل ہو گئے ۔ اکثر وہی لوگ حضرت

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے لڑنے کے لئے آئے تھے جنہوں نے آپ کو خطوط لکھے تھے اور آپ کی بیعت کی تھی۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور جنگ کی تیاری

جب حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو یقین ہو گیا کہ اب لڑائی یقینی ہے تو آپ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ اپنے لشکر کے گرد گہری کھائی خندق کے انداز میں کھودیں۔ چنانچہ انہوں نے خندق کھودی اور اس کا ایک ہی دروازہ رکھا تا کہ اس سے گذرا جا سکے۔ اب ابن سعد کا لشکر سوار ہوا اور انہوں حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کا گھیراؤ کر لیا۔ اور اژدھام کر کے آپ کے ساتھیوں کو شہید کرنا شروع کر دیا۔ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے جان نثار ایک کے بعد ایک کر کے شہید ہوتے رہے یہاں تک کہ ان کی تعداد پچاس سے زائد ہو گئی۔

حر کی یزیدی فوج سے امام حسین رضی اللہ عنہ کی جماعت میں آمد

اس وقت حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پکارے: ہے کوئی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہمارا ساتھ دے؟۔ ہے کوئی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کی مستورات کی حفاظت کرے؟۔ چنانچہ حر بن یزید ریاحی

جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، اپنے گھوڑے پر بیٹھ کر آپ کی طرف آیا اور عرض گذار ہوا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس نے آپ پر خروج کیا لیکن اب میں آپ کی جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں ۔ اب آپ مجھے حکم دیں تاکہ میں اب آپ کی مدد میں شہید ہو جاؤں ۔شاید کہ کل قیامت کو میں آپ کے نانا جان کی شفاعت پاسکوں ۔ پھر اس نے عمرو بن سعد کے لشکر پر حملہ کر دیا۔ پھر وہ ان سے لڑتا رہا یہاں تک کہ وہ لڑتے لڑتے شہید ہو گیا اور اس کے ساتھ اس کا بھائی ،اس کا بیٹا اور اس کا غلام بھی شہید ہو گئے ۔

جنگ کا عروج اور اہلِ بیتِ رسول کی شہادتیں

پھر زور دار جنگ ہوئی یہاں تک کہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے تمام ساتھی بھی شہید ہو گئے ،آپ کے خاندان والے آپ کے بچے ،آپ کے بھائی ، چچازاد بھائی تک سبھی شہادت پر فائز ہو گئے ۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور کے جہاد کے جوہر

اب آپ تنہا رہ گئے تو آپ نے خود لڑنے کا فیصلہ کیا آپ نے اپنی تلوار اپنے ہاتھ میں پکڑی اور ان سے لڑتے رہے اور جو بھی آپ کے مقابلہ میں آتا آپ اسے مار دیتے یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو زخموں سے چور چور کر دیا ۔آپ پر چاروں طرف سے تیر برسنے لگے ۔

شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ

شمر اپنے فوجی دستے کے ساتھ آپ کے سامنے آیا اور آپ اور آپ کے خیمہ میں موجود حرم کے درمیان حائل ہو گیا۔ آپ نے للکارا: اے شیطان کے گروہ میں تم سے لڑ رہا ہوں تمہیں گھر والوں سے کیا کام؟۔ عورتیں تم سے نہیں لڑیں گی۔ شمر نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ عورتوں پر حملہ نہ کرو بلکہ امام پر ہی حملہ کرو۔ سب نے مل کر آپ پر تیروں اور نیزوں سے حملہ کر دیا یہاں تک کہ آپ شہید ہو کر گر گئے۔ نصر بن خرشہ آپ کا سر مبارک کاٹنے لگا لیکن اس میں ہمت نہ ہوئی اور وہ آپ کا سر نہ کاٹ سکا۔ تب خولی بن یزید اترا اس نے آپ کا سر مبارک تن سے جدا کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ شمر نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم پر افسوس تم اس شخص پر کس کا انتظار کر رہے ہو جسے زخموں نے چُور چُور کر دیا ہے۔ یہ سنتے ہی آپ پر مسلسل تیروں اور نیزوں کی بارش ہو گئی۔ یہاں تک کہ بدبختوں میں سے ایک بدبخت کا تیر آپ کے تالو مبارک کے آر پار ہو گیا اور آپ گھوڑے سے گر پڑے۔ شمر نے آپ کے چہرہ مبارکہ پر تلوار ماری اور سنان بن انس النخعی نے آپ کو نیزہ مارا خولی بن یزید اپنے گھوڑے سے اترا تاکہ آپ کا سر مبارک تن اقدس سے جدا کر دے تو اس کے دونوں ہاتھ کانپنے لگے اس کا بھائی شبل بن یزید گھوڑے سے اترا اس نے آپ کا سر مبارک تن مبارک سے جدا کر دیا اور اپنے بھائی خولی بن یزید کے حوالے کر دیا۔ پھر وہ

لوگ حرم نبوی میں داخل ہو گئے اور انہیں قیدی بنانا شروع کر دیا بنی ہاشم میں سے بارہ بچے اور تمام مستورات کو قیدی بنالیا گیا۔ عمرو بن سعد اور شمر نے ایک گروہ کو حکم دیا تو وہ اپنے گھوڑوں پر سوار ہو گئے اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے جسد مبارک کو گھوڑوں کے سموں کے نیچے روندنے لگے۔ انہوں نے آپ کا سر مکرم بشیر بن مالک اور خولی بن یزید کے کے ذریعے ابن زیاد کے پاس بھیج دیا۔

شہدائے اہلِ بیت میں سے چند ایک کے نام

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کے اہل بیت میں سے جو شہید ہوئے ان میں حضرت عباس، حضرت عثمان، حضرت محمد، حضرت عبداللہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہم جو کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے، اور حضرت قاسم، حضرت عبداللہ، حضرت عمر، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہم جو کہ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے آپ کے ساتھ ہی شہید ہوئے، اس کے علاوہ آپ کے دو بیٹے حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ اپنے والد محترم کے سامنے لڑتے رہے یہاں تک وہ بھی شہید ہو گئے اور آپ کے دوسرے بیٹے عبداللہ (علی اصغر) بچے ہی اپنے والد محترم کی گود میں کربلاء میں ہی شہید کر دیئے گئے کہ ایک بدبخت کا تیر آ کر انہیں لگا جس وہ شہید ہو گئے۔ آپ کے ساتھ ہی حضرت عون اور حضرت محمد جو کہ حضرت عبداللہ کے بیٹے تھے (حضرت سیدنا امام حسین

رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ محترمہ حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بیٹے) وہ بھی شہید ہو گئے ۔ حضرت عقیل بن ابی طالب کی اولاد میں سے عبداللہ، عبدالرحمٰن اور جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم شہید ہوئے ۔ آپ کی شہادت دس محرم الحرام سن اکسٹھ ہجری میں ہوئی ۔ اس وقت آپ کی عمر چھپن برس پانچ ماہ اور پانچ دن تھی ۔ بدبخت ابن زیاد نے آپ کے سر مبارک کو کوفہ کی گلیوں میں پھرائے جانے کا حکم دیا۔

شہداء کے سروں کو بعد از شہادت تنوں سے جدا کرنا

پھر اس نے آپ کے سر مبارک کو دیگر شہداء کے سروں اور اہل بیت کے قیدیوں کے ہمراہ شمر ذی الجوشن کے ساتھ یزید بن معاویہ کے پاس دمشق میں بھیج دیا۔ کچھ وقت کے بعد وہاں سے یزید نے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی آل پاک اور آپ کے سر مبارک کو حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہ (امام زین العابدین) کے ہمراہ مدینہ منورہ روانہ کر دیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

حضور ﷺ کا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبریں عطا فرمانا

(متعدد اسناد سے)

جہاں تک اس ہولناک واقعہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی احادیث مبارکہ جو کہ وحی کی صورت میں جبریل علیہ السلام یا دیگر فرشتوں کے ذریعہ سے آئی ہیں، کا تعلق ہے سو وہ مشہور اور متواتر ہیں۔

حضرت عائشہ اور شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ

اور جو روایت محمد بن سعد اور امام طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی ہے کہ بے شک حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے خبر دی کہ بے شک میرے بعد میرا بیٹا حسین زمین طف میں شہید ہوگا۔ اور وہ میرے پاس یہ مٹی لائے ہیں اور انہوں نے مجھے بتایا کی یہ مٹی ان کے دفن ہونے کی جگہ سے ہے۔

تخریج برکاتی:

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 107۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 188۔

۔کنزالعمال (ہیثمی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 123۔

۔اسنی المطالب (محمد بن درویش بیروتی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 33۔

۔فیض القدیر جلد (مناوی) نمبر 1 صفحہ نمبر 264۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 73۔

حضرت امِ فضل اور شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ

ابوداؤد اور حاکم نے ام فضل بنت حارث سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی کی میری امت میرے اس بیٹے یعنی حسین کو شہید کر دے گی اور جبریل علیہ السلام میرے پاس اس جگہ کی سرخ مٹی میں سے کچھ مٹی بھی لے کر آئے ہیں۔

تخریجِ برکاتی:

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 194۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 368۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 197۔

۔البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 258۔

۔کنزالعمال (علی متقی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 123۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 154۔

امام احمد نے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس گھر میں وہ فرشتہ آیا جو کہ اس سے پہلے کبھی بھی میرے پاس نہیں آیا اس نے مجھے بتایا کہ آپ کا یہ بیٹا یعنی حسین شہید ہو جائے گا

۔اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس جگہ کی کچھ مٹی بھی دکھا دوں؟ جہاں یہ شہید ہوگا اور اس نے سرخ رنگ کی مٹی لا کر دکھائی۔

تخریج برکاتی:

۔مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 194۔

۔فضائل الصحابۃ (احمد بن حنبل) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 770۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 301۔

۔تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 104۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 193۔

۔السلسلۃ الصحیحۃ (البانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 465۔

حضرت امِ سلمہ اور شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ

۔امام بغوی نے اپنی معجم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ بارش کے فرشتہ نے اللہ تعالیٰ سے اجازت چاہی کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اسے اجازت مل گئی اور اس وقت حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف فرما تھے۔آپ نے فرمایا اے ام سلمہ ہم پر دروازہ کی حفاظت کرنا اور کسی کو بھی اندر نہ آنے دینا۔ چنانچہ اسی دوران جب کہ آپ دروازہ پر تھیں جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ طفلانہ محبت میں اندر داخل ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے لپٹ گئے۔حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہیں گود میں لے کر چومنے لگے۔فرشتہ کہنے لگا کہ آپ ان سے محبت

کرتے ہیں؟۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا؟ ہاں۔ فرشتہ کہنے لگا: آپ کی امت عنقریب انہیں شہید کردے گی اگر آپ چاہیں تو ان کی شہادت گاہ آپ کو دکھا دی جائے۔ تو انہوں نے آپ کو ریتلی یا سرخ مٹی لاکر دکھائی جسے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے لے کر ایک کپڑے میں رکھ لیا۔ حضرت ثابت نے کہا کہ ہم اسے کربلا کہتے تھے۔

ابو حاتم نے بھی اسے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے۔ احمد کے بیٹے نے اپنی زیادۃ مسند میں بیان کیا ہے کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھے ایک مٹھی بھر سرخ مٹی عطا فرمائی۔

تخریجِ برکاتی:

- مسند احمد جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 242۔
- التذکرۃ (قرطبی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 643۔
- البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 257۔
- دلائل النبوۃ (قرطبی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 369۔
- الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 191۔
- سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 154۔

حاکم اور بیہقی نے ام فضل بنت حارث سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ ایک دن میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس داخل ہوئی تو میں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو آپ کی گود میں ڈال دیا پھر جو میں نے دیکھا تو پس حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دونوں آنکھوں سے آنسو

جاری ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے انہوں مجھے خبر دی کہ میری امت میرے اس بیٹے کو شہید کر دے گی۔ اور آپ نے مجھے اس جگہ کی مٹی عطا فرمائی۔

تخریجِ برکاتی:

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 194۔
۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 368۔
۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 197۔
۔البدایہ والنھایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 258۔
۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 191۔

حضرت امِ سلمہ اور شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ

ایک مزید روایت

ابن راھویہ، ابونعیم اور بیہقی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک مرتبہ آرام فرماتے تھے تو آپ بیدار ہوئے اور آپ اس وقت سخت غمگین تھے اور آپ کے ہاتھ میں سرخ مٹی تھی جسے آپ الٹ پلٹ کر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ مٹی کیا ہے؟۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ میرے یہ بیٹا یعنی حسین عراق کی سرزمین پر شہید کر دیا جائے گا اور یہ مٹی اسی جگہ کی ہے۔

تخریج برکاتی:

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 109 + جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 308۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 440۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 367۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 191۔

۔ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبداللہ طبری) صفحہ نمبر 148۔

۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 289۔

۔تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 103۔

۔البدایہ والنھایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 257۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 191۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 126۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 154۔

حضرت انس اور شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ

بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے بارش کے فرشتے نے اجازت طلب کی کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہے۔ آپ نے اسے اجازت عطا فرمائی۔ کچھ دیر کے بعد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ آپ کے پاس داخل ہوئے تو آپ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کندھے مبارک پر کھیلنے لگے اس فرشتہ نے آپ سے عرض کیا کہ کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ وہ کہنے لگا: آپ کی امت انہیں شہید کر دے گی

اگر آپ پسند فرمائیں تو آپ کو وہ جگہ دکھادوں جہاں یہ شہید ہوں گے ۔چنانچہ اس نے زمین پر ہاتھ مارا اور آپ کو سرخ رنگ کی مٹی پیش کی جسے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کپڑے میں لپیٹ لیا۔ہم اس وقت یہ سنا کرتے تھے کہ حضرت امامؑ حسین رضی اللہ عنہ کربلاء میں شہید کر دیئے جائیں گے۔

تخریج برکاتی:

۔مسند احمد جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 265۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 369۔

۔البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 257+صفحہ نمبر 216۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 191۔

۔کنزالعمال (علی متقی) جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 658۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 74۔

حضرت امِ سلمہ اور شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ

ایک اور روایت

ابونعیم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے انہوں نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما دونوں میرے گھر میں کھیل رہے تھے کہ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

عرض کیا کہ آپ کے بعد آپ کی امت انہیں شہید کر دے گی اور آپ کو اس جگہ کی مٹی پیش کی آپ نے اسے سونگھا اور کہا یہ کرب اور بلاء کی مہک ہے ۔ساتھ ہی آپ نے ارشاد فرمایا اے ام سلمہ جب یہ مٹی خون میں تبدیل ہو جائے تو جان لینا کہ میرا یہ شہید ہو گیا ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اسے ایک شیشی میں بند کر کے رکھ دیا۔

تخریج برکاتی:

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 108۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 193۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 303۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 409۔

۔تہذیب التہذیب (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 302۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 191۔

۔بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 21۔

شمر لعین ابلق کتا

ابن عساکر نے محمد بن عمر بن حسن سے روایت کیا ہے کہ ہم کربلاء میں حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے آپ نے شمر ذی الجوشن کو دیکھا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک ابلق کتا میرے اہل بیت کے خون میں منہ ڈالتا ہے اور شمر کا جسم کوڑھا تھا۔

تخریجِ برکاتی:

۔ابن عساکر جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 190 + جلد نمبر 55 صفحہ نمبر 16۔

۔البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 205۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 191۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 128۔

جہادِ کربلاء میں صحابہ کی شرکت

ابن سکن اور بغوی نے اپنی کتاب الصحابہ میں اور ابو نعیم نے صحیح کی سند حضرت انس بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سنا آپ نے ارشاد فرمایا: میرا یہ بیٹا اس سرزمین پر شہید کیا جائے گا جسے کربلاء کہتے ہیں اس وقت جو کوئی بھی موجود ہو تو وہ اس کی مدد کرے۔ چنانچہ حضرت انس بن حارث رضی اللہ عنہ کربلاء کی طرف نکلے اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شہید ہو گئے۔

تخریجِ برکاتی:

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 224۔

۔ الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (عسقلانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 121۔

۔البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 217۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 192۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 126۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 75۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور شہادتِ امام حسین

بیہقی نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس داخل ہوئے اور آپ کے پاس اس وقت حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بالا خانہ میں موجود تھے۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ کی امت انہیں شہید کردے گی اگر آپ پسند فرمائیں تو آپ کو اس سرزمین کی خبر دوں جہاں یہ شہید ہوں گے اور جبریل علیہ السلام نے عراق کی سرزمین طف کی طرف اشارہ کیا اور اس جگہ کی سرخ مٹی دکھانے کی غرض سے آپ کو پیش کی۔

تخریجِ برکاتی:

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 370۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 192۔

بیہقی نے اسے دوسری سند سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے موصولاً بھی روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر کا امام حسین کو کوفہ روانگی سے روکنا

بیہقی نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ منورہ پہنچے تو انہیں بتایا گیا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ عراق

کی طرف جا رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فوراً ان کے پیچھے روانہ ہوئے اور مدینہ منورہ سے دو راتوں کی مقدار (دو منزل) مقامِ ربذہ پر ان سے جا ملے۔ اور انہیں کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دنیا و آخرت کا اختیار دیا تو انہوں آخرت کو اختیار فرما لیا اور دنیا کی چاہت نہیں کی۔ اور آپ انہیں کے جگر کا ٹکڑا ہو اور اللہ کی قسم دنیا آپ میں سے کسی کو کبھی بھی نہیں ملے گی۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا آپ سے پھیر لی ہے تو اس میں آپ کے لئے کوئی بہتری ہی رکھی ہے۔ اس لئے اب آپ واپس لوٹ چلو۔ آپ نے واپسی سے انکار فرما دیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آپ سے گلے ملے اور آپ سے کہنے لگے کہ میں آپ کو شہید ہونے سے اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

تخریجِ برکاتی:

- سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 100۔
- دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 371۔
- ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 202۔
- معجم ابن الاعرابی جلد حدیث نمبر 2346۔
- العزلۃ للخطابی حدیث نمبر 25۔
- احیاء العلوم الدین (غزالی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 233۔
- عیون الاخبار (ابن قتیبہ) صفحہ نمبر 91۔
- بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 23۔
- سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 292۔

۔البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 259۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 192۔

۔خلاصۃ الاثر جلد نمبر (المحبی) 3 صفحہ نمبر 193۔

۔الاعلام للزرکلی جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 14۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 78۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا یقین

حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے آپ نے کہا کہا اگر چہ (محبانِ) اہل بیت کثرت میں تھے مگر اس کے باوجود ہمیں کربلا میں حضرت امام حسین کے شہید ہونے میں کوئی شک نہیں تھا۔

تخریجِ برکاتی:

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 197۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 192۔

حضرت مولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، کربلا اور شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ

ابو نعیم نے یحییٰ حضرمی سے روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ صفین کا سفر کیا۔ جب وہ نینوا کے برابر

پہنچے تو آپ نے پکارا اے ابوعبداللہ (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی کنیت) فرات کے کنارے صبر کرنا۔ میں نے کہا کہ آپ نے یہ کیا فرمایا ہے؟۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے خبر دی کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ دریائے فرات کے کنارے شہید ہوں گے اور انہوں نے مجھے وہاں کی مٹی لاکر پیش کی۔

تخریجِ برکاتی:

- مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 478۔
- مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 85۔
- المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 173۔
- مسند ابی یعلیٰ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 62۔
- ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 187۔
- الاحادیث المختارۃ (ضیاء مقدسی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 375۔
- اتحاف الخیرۃ المھرۃ جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 90۔
- مسند البزار حدیث نمبر 884۔ (مسند علی)۔
- التبصرۃ (ابن جوزی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 7۔
- تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 407۔
- تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 102۔
- سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 288۔
- البدایہ والنھایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 241۔
- تہذیب التہذیب (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 300۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 192۔
۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 74۔

ابونعیم نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ (جہاں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک والی جگہ ہے) گذر رہے تھے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شہداء کے اونٹ باندھنے کی جگہ ہے اور ان کے اونٹوں کے کجاوے یہیں رکھے جائیں گے، یہیں ان کے خون بہانے کا مقام ہے۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک گروہ انہی سنگریزوں میں شہید کیا جائے گا جن پر آسمان اور زمین روئیں گے۔

تخریج برکاتی:

۔اتحاف الخیرۃ المھرۃ (بوصیری) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 9۔
۔المطالب العالیۃ (عسقلانی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 449۔
۔ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبداللہ طبری) صفحہ نمبر 97۔
۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 192۔

شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ اور اللہ تعالیٰ کا انتقام

حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔ انہوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت کے بدلے میں ستر ہزار لوگوں کو قتل کیا لیکن لیکن آپ کی بیٹی کے بیٹے

(نواسے) کے بدلے میں (انتقاماً) ستر ہزار اور ستر ہزار قتل کروں گا۔

﴿تخریج برکاتی:

۔تفسیر قرطبی جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 219۔

۔تفسیر در منثور (سیوطی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 492۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 648۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 225۔

۔تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 142۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 431۔

۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 342۔

۔میزان الاعتدال (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 368۔

۔البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 219۔

۔لسان المیزان (عسقلانی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 457۔

۔کنز العمال (سیوطی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 127۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 192۔

۔مقاصد حسنہ (سخاوی) صفحہ نمبر 484۔

۔کشف الخفاء (العجلونی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 98۔

۔ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبداللہ طبری) صفحہ نمبر 150۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 81۔﴾

حضور ﷺ کا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ کی خبر دینا

احمد اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک دن آپ نے دوپہر کے وقت آرام کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے بال مبارک بکھرے ہوئے اور غبار آلودہ ہیں اور آپ کے ہاتھ میں ایک شیشی ہے جس میں خون ہے ۔میں نے عرض عرض کیا کہ یہ کیا ہے؟۔آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے اور میں آج کا دن ان کا خون اٹھاتا رہا ہوں ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت سے یہ خواب والا دن شمار کیا تو میں نے پایا کہ یہ وہی وقت ہے جس دن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے۔

تخریجِ برکاتی:

۔مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 283۔
۔فضائل الصحابۃ (احمد بن حنبل) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 779۔
۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 110۔
۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 372۔
۔اتحاف الخیرۃ المہرۃ (بوصیری) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 90۔
۔فیض القدیر (مناوی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 265۔

۔ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبداللہ طبری) صفحہ نمبر 148۔
۔الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 117۔
۔اسد الغابۃ (ابن اثیر جزری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 266۔
۔الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 81۔
۔تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 142۔
۔البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 258۔
۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 193۔
۔تاریخ الخلفاء (سیوطی) صفحہ نمبر 182۔

حضور ﷺ کا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ کی خبر دینا

حاکم اور بیہقی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے سر مبارک اور اور داڑھی مبارک میں گرد لگی ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ کیا ہے؟۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں ابھی شہادت حسین میں موجود تھا۔

تخریجِ برکاتی:

۔سنن ترمذی ابواب المناقب باب مناقب الحسن والحسین۔
۔التاریخ الکبیر (امام بخاری) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 324۔
۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 373۔

-المستدرک (حاکم) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 20۔

-دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 95۔

-ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 238۔

-تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 439۔

-اسد الغابۃ (ابن اثیر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 316۔۔

-جامع الاصول (ابن اثیر) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 6567۔

-البدایۃ والنھایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 219۔

-تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 71۔

-سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 316۔

-ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبداللہ طبری) صفحہ نمبر 148۔

-الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 193۔

-تاریخ الخلفاء (سیوطی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 182۔

-سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 75۔ ۞

شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ کے بعد آسمان سے خون ٹپکنا

بیہقی اور ابو نعیم نے بُصرہ ازدیہ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آسمان سے خون کی بارش ہوئی جب ہم نے صبح کی تو ہم نے پایا کہ ہمارے مٹکے، گھڑے اور ہماری ہر برتن خون سے بھری ہوئی ہے۔

۞ تخریجِ برکاتی:

-دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 373۔

۔الثقات (ابن حبان) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 487۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 227۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 433۔

۔بغیہ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 41۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 193۔

شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ کے بعد بیت المقدس کے پتھروں سے خون

بیہقی اور ابونعیم نے زہری سے روایت کیا انہوں کہا کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ جس دن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اس دن بیت المقدس کا جو بھی پتھر اٹھایا جاتا اسی پتھر کے نیچے سے تازہ خون پایا جاتا تھا۔

تخریج برکاتی:

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 113۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 155۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 374۔

۔سمط النجوم العوالی (العصامی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 85۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 229۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 434۔

۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 314۔

۔تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 16۔

۔البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 219۔

۔تہذیب التہذیب (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 305۔

۔بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 41۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 193۔

۔تاریخ الخلفاء (سیوطی) صفحہ نمبر 182۔

شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ کے بعد اندھیرا چھانا

بیہقی نے ام حبان سے روایت کیا ہے کہ جس دن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے ہم پر تین دن تک اندھیرا رہا اور ہمیں ان کے سامان میں سے زعفران ملا جس نے بھی اسے چہرے پر لگایا تو اس سے اسی کا چہرہ جل اٹھا اس دن بیت المقدس کا کوئی بھی پتھر اٹھایا جاتا تو اس کے نیچے سے تازہ خون پایا جاتا

تخریجِ برکاتی:

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 229۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 434۔

۔البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 219۔

۔بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 40۔

شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ کے بعد یزیدی لشکر کے گوشت میں زہر بھری کڑواہٹ

بیہقی نے جمیل بن مرہ سے روایت کیا کہ انہواں نے کہا شہادت حسین کے دن یزید کے لشکر والے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے لشکر سے کئی اونٹ پکڑ کر لے گئے انہوں نے انہیں ذبح کیا اور انہیں پکایا تو وہ اندرائن کے جیسے ہو گئے اتنے کڑوے کہ کوئی بھی ان میں سے کچھ بھی نہ کھا سکا۔

تخریجِ برکاتی:

- دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 377۔
- ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 231۔
- تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 435۔
- تہذیب التہذیب (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 231۔
- بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 43۔

بیہقی اور ابو نعیم نے سفیان سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا مجھے میرے دادا نے بتایا کہ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ والے دن میں نے سرسبز جڑی بوٹیاں دیکھیں جو کہ راکھ ہو گئیں اور میں نے گوشت دیکھا کہ وہ گویا کہ وہ آگ بن گیا۔

تخریجِ برکاتی:

- دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 376۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 230۔

۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 313۔

۔تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 16۔

۔المعرفۃ والتاریخ (فسوی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 31۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 193۔

۔بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 42۔

شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ پر آسمان کا رونا

بیہقی نے علی بن مسھر سے روایت کیا انہوں نے کہا مجھے میری دادی نے بتایا کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جب شہید ہوئے تھے تو میں نوجوان لڑکی تھی اس وقت آسمان کئی دن تک آپ کی شہادت کی وجہ سے روتا رہا۔

تخریجِ برکاتی:

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 375۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 226۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 193۔

قاتلانِ حسین پر دنیا میں عذاب

ابونعیم نے سفیان کی سند سے ان کی دادی سے روایت کیا ہے کہ دو شخص جو کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شامل تھے ان میں سے ایک شخص کا آلۂ تناسل اتنا بڑھ گیا کہ وہ اسے اپنی کمر کے گرد لپیٹ

لیتا تھا دوسرے کو اتنی پیاس لگتی تھی کہ وہ چھوٹا تالاب بھی پی جاتا پھر بھی پیاس نہ بجھتی تھی۔

تخریج برکاتی:

- المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 119۔
- ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 234۔
- مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 317۔
- تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 438۔
- سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 314۔
- تہذیب التہذیب (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 306۔
- مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (ملا علی قاری) باب الاستعاذۃ جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 384۔
- الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 193۔
- بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 32۔
- سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 317۔

شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ پر جنوں کا رونا اور اشعار پڑھنا

ابو نعیم نے حبیب بن ثابت سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر جنوں سے رونے کے اشعار میں نے خود سنے تھے وہ روتے ہوئے یہ کہتے تھے:

اس پیشانی کو حضور ﷺ نے چوما
اسی سے چمک ہے ان کی پیشانی پر

حسین کے والدین قریش کے سردار تھے
اوران کے نانا جہاں سے بہتر تھے

تخریج برکاتی:

۔بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 47۔
۔التدوین فی اخبار قزوین (الرافعی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 91۔
۔التبصرۃ (ابن جوزی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 9۔
۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 193۔
۔آکام المرجان فی احکام الجان (شبلی) صفحہ نمبر 176۔

شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا جنوں سے اشعار سننا

ابونعیم نے حبیب بن ثابت کی سند سے حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وصال کے بعد میں نے جنوں کے دردناک اشعار کبھی بھی نہیں سنے سوائے اسی رات (شب عاشورہ) کے اور میں جان گئی کہ میرا بیٹا یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوگیا ہے۔انہوں نے اپنی لونڈی سے کہا جاکر معلوم کرو تو معلوم ہوا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے اور جن یہ دردناک اشعار پڑھ رہے تھے:

اے آنکھ تو شدت سے رو لے

اس کے بعد شہداء پر کون روئے گا

قافلے پر جس کی قیادت موت کررہی تھی

لے جارہے تھے میرے دور کے ظالم کی طرف

تخریج برکاتی:

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 133۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 241۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 321۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 441۔

۔بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 47۔

۔الامالی الشجریۃ (ابن شجری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 144۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 76۔

ابونعیم نے مزبدہ بن جابر حضرمی سے روایت کی ہے انہوں نے اپنی ماں سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر میں نے جنوں سے دردناک اشعار سنے جو کہہ رہے تھے:

آنسوؤں کے ساتھ تمہیں بتاؤں کہ حسین شہید ہوگئے

جو کہ حسین بھی تھے اور اور صبر کے پہاڑ بھی تھے

تخریجِ برکاتی:

۔معرفۃ الصحابۃ (ابونعیم) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 334۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 194۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 76۔

سرِ حسین رضی اللہ عنہ کی نیزہ پر تلاوت

ابن عساکر نے منہال بن عمرو سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک میں نے نیزہ پر دمشق میں خود دیکھا۔ آپ کے سر مبارک کے آگے ایک شخص قران پاک کی سورۃ الکھف پڑھ رہا تھا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک وہ پہنچا اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْکَھْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَباً تو آپ کے سر مبارک میں سے آواز آئی اَعْجَبُ مِنْ اَصْحَابِ الْکَھْفِ قَتْلِیْ وَحَمْلِیْ ترجمہ: میرا شہید ہونا اور نیزے پر چڑھنا اس سے بھی زیادہ عجیب تر ہے

تخریجِ برکاتی:

۔ابن عساکر جلد نمبر 60 صفحہ نمبر 370۔

۔شرح الصدور (سیوطی) صفحہ نمبر 88۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 194۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 76۔

قاتلانِ حسین کیلئے غیب سے قلم کا ظہور بغرض وارننگ

ابو نعیم نے ابن لھیعہ، ابوقبیل سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور ان کا سر مبارک کاٹ

کر دمشق روانہ کیا گیا اور وہ پہلی ہی منزل پر جب شراب پینے لگے تو لوہے کا ایک قلم ظاہر ہوا اور اس نے خون سے یہ لکھ دیا

شعر

کیا یہ امت حسین کو شہید کرنے کے بعد بھی
ان کے نانا کی قیامت میں شفاعت کی امید رکھتی ہے

تخریج برکاتی:

- المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 123۔
- مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 320۔
- ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 243۔
- تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 443۔
- تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 107۔
- البدایۃ والنھایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 218۔
- ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبداللہ طبری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 145۔
- سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 76۔
- ذیل تاریخ بغداد (ابن نجار) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 195۔

لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمة
المصطفى و المرتضى و ابناهما و الفاطمة

سِرُّ الشَّهَادَتَيْن

از

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر مکتبہ برکاتیہ دیپالپور روڈ الہ آباد ٹھینگ موڑ ضلع قصور

0300-4746132

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللھم
صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ
وصحبہ وبارک وسلم
مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلھم
محمد سید الکونین والثقلین
والفریقین من عرب ومن عجم
نوریہ رضویہ
پبلی کیشنز

سِرُّ الشَّهَادَتَيْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِعْلَمْ رَحِمَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّ الْكَمَالَاتِ الَّتِيْ تَفَرَّقَتْ فِي الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَدِ اجْتَمَعَتْ فِيْ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اُعْطِيَ الْخِلَافَةَ كَمَا اُعْطِيَ اٰدَمُ وَدَاوٗدُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَاُعْطِيَ الْمُلْكَ كَمَا اُعْطِيَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاُعْطِيَ الْحُسْنَ كَمَا اُعْطِيَ يُوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاُعْطِيَ الْخُلَّةَ كَمَا اُعْطِيَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاُعْطِيَ الْكَلَامَ كَمَا اُعْطِيَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاُعْطِيَ الْعِبَادَةَ كَمَا اُعْطِيَ يُوْنُسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاُعْطِيَ الشُّكْرَ كَمَا اُعْطِيَ نُوْحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ زِيْدَ لَهٗ كَمَالَاتٌ اُخَرُ مِنْ اَنْوَاعِ الْوَلَايَاتِ وَالْمَحْبُوْبِيَّةِ الْمُطْلَقَةِ وَالْاِصْطِفَآءِ الْمُطْلَقِ وَالرُّؤْيَةِ وَالْقُرْبِ الْاَتَمِّ وَالشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰى وَالْجِهَادِ مَعَ اَعْدَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْكَمَالَاتِ كَالْعِلْمِ الْوَسِيْعِ وَالْعِرْفَانِ وَالْاَتَمِّ وَالْقَضَآءِ وَالْفُتْيَا وَالْاِجْتِهَادِ وَالْاِحْتِسَابِ وَالْقِرَآءَةِ وَغَيْرِهَا لٰكِنْ بَقِيَ لَهٗ كَمَالٌ لَمْ يَحْصُلْ

لَهُ بِنَفْسِهِ وَهِيَ الشَّهَادَةُ وَالسِّرُّ فِي عَدَمِ حُصُوْلِهَا لَهُ بِنَفْسِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَوِاسْتُشْهِدَ فِي الْحَرْبِ لَاَدّٰى ذٰلِكَ اِلٰى كَسْرِ شَوْكَةِ الْاِسْلَامِ وَاخْتِلَالِ الدِّيْنِ فِيْ نَظْرِ الْعَوَامِّ وَلَوِ اسْتُشْهِدَ غِيْلَةً وَسِرًّا كَمَا وَقَعَ لِبَعْضِ خُلَفَآئِهِ لَمْ يَشْتَهِرْ اَمْرُ شَهَادَتِهِ بَلْ وَلَا تَمَّتِ الشَّهَادَةُ لِاَنَّ تَمَامَ الشَّهَادَةِ اَنْ يُّقْتَلَ الرَّجُلُ فِي الْغُرْبَةِ وَالْكُرْبَةِ وَاَنْ يُّعْقَرَ جَوَادُهُ وَيُلْقٰى جُثَّتُهُ مَطْرُوْحَةً وَيُقْتَلُ حَوْلَهُ جَمْعٌ كَثِيْرٌ مِنْ اَعِزَّةِ اَصْحَابِهِ وَاَقَارِبِهِ وَاَنْ يُنْهَبَ مَالُهُ وَاَنْ تُؤْسَرَ نِسَائُهُ وَاَيْتَامُهُ كُلُّ ذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ فَاقْتَضَتْ حِكْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يُلْحَقَ هٰذَا الْكَمَالُ الْعَظِيْمُ بِسَآئِرِ كَمَالَاتِهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ وَانْقِضَآءِ اَيَّامِ خِلَافَتِهِ الَّتِيْ تُنَافِي الْمَغْلُوْبِيَّةَ وَالْمَظْلُوْمِيَّةَ بِرِجَالٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ بَلْ بِاَقْرَبِ اَقَارِبِهِ وَاَعَزِّ اَوْلَادِهِ وَمَنْ يَكُوْنُ فِيْ حُكْمِ اَبْنَائِهِ حَتّٰى يَلْحَقَ حَالُهُمْ بِحَالِهِ وَيَنْدَرِجُ كَمَالُهُمْ فِيْ كَمَالِهِ فَتَوَجَّهَتْ عِنَايَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى بَعْدَ انْقِضَآءِ اَيَّامِ الْخِلَافَةِ اِلٰى هٰذَا الْاِلْحَاقِ فَاسْتَنَابَتِ الْحَسَنَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَنَابَ جَدِّهِمَا عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ وَجَعَلَهُمَا اِمْرَأَتَيْنِ لِمُلَاحَظَتِهِ وَخَدَّيْنِ لِجَمَالِهِ ۔ وَلَمَّا كَانَتِ الشَّهَادَةُ عَلٰى قِسْمَيْنِ، شَهَادَةُ سِرٍّ وَشَهَادَةُ عَلَانِيَةٍ قُسِمَتْ عَلَيْهِمَا فَاخْتُصَّ السِّبْطُ الْاَكْبَرُ بِالْقِسْمِ الْاَوَّلِ وَلَمَّا كَانَ اَمْرُهَا

مَسْتُوْرٌ لَمْ يَظْهَرْ لَهَا ذِكْرٌ فِي الْوَحْيِ وَاُبْهِمَ اَمْرُهَا عِنْدَ الْوُقُوْعِ
اَيْضاً حَتّٰى وَقَعَتْ عَلٰى يَدَىْ زَوْجَتِهٖ وَالزَّوْجَةُ مِنْ عَلَائِقِ الْمَحَبَّةِ
دُوْنَ الْعَدَاوَةِ وَكُلُّ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ مَبْنِيٌّ عَلَى السِّرِّ وَالْاِخْفَاءِ وَلِذٰلِكَ
لَمْ يُخْبِرْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَلَاغَيْرُهُمَا وَاخْتُصَّ السِّبْطُ الْاَصْغَرُ بِالْقِسْمِ
الثَّانِيْ وَلَمَّا كَانَ مَبْنٰى اَمْرِهٖ عَلَى الشُّهْرَةِ وَالْاِعْلَانِ اُنْزِلَ اَوَّلاً
فِي الْوَحْيِ عَلٰى لِسَانِ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَغَيْرِهٖ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
ثُمَّ بِتَعْيِيْنِ الْمَكَانِ وَتَسْمِيَتِهٖ وَتَعْيِيْنِ الزَّمَانِ وَهُوَ رَأْسُ السِّتِّيْنَ
ثُمَّ اشْتَهَرَ اَمْرُهٗ وَاُعْلِنَ ذِكْرُهٗ عَلٰى لِسَانِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ كَرَّمَ اللّٰهُ
وَجْهَهٗ فِيْ سَفَرِهٖ اِلٰى صِفِّيْنَ ثُمَّ لَمَّا وَقَعَتْ وَاقِعَةُ الشَّهَادَةِ اِشْتَهَرَ
اَمْرُهَا بِانْقِلَابِ التُّرْبَةِ دَماً وَاِمْطَارِ الدَّمِ مِنَ السَّمَآءِ وَهَتَفَ
الْهَوَاتِفِ بِالْمَرَاثِيْ وَنَوْحِ الْجِنِّ وَبُكَائِهِمْ وَطَوَافِ السِّبَاعِ
حَافِظَاتٍ لِجُثَّتِهٖ وَدُخُوْلِ الْحَيَّاتِ فِيْ مَنَاخِرِ قَاتِلِيْهِ اِلٰى غَيْرِ
ذٰلِكَ مِنْ اَسْبَابِ الشُّهْرَةِ لِيَطَّلِعَ الْحَاضِرُوْنَ وَالْغَائِبُوْنَ عَلٰى
وُقُوْعِهَا بَلْ بِاِبْقَاءِ الْبُكَاءِ وَالْحُزْنِ الْمُسْتَمِرِّ وَتَذَكُّرِ تِلْكَ
الْوَقَائِعِ الْهَائِلَةِ فِيْ اُمَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَقَدْ بَلَغَتْ نِهَايَةَ الشُّهْرَةِ
فِي الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى وَالْاَسْفَلِ وَالْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ
وَالنَّاطِقِ وَالصَّامِتِ اِذَا تَمَهَّدَتْ هٰذِهِ الْمُقَدَّمَةُ فَلْنَذْكُرْ مَايَتَعَلَّقُ

بِهٰذَا الْبَابِ مَعَ الْإِشَارَةِ إِلٰى مَا مَهَّدْنَا مِنَ الْمُقَدَّمَةِ فَنَقُوْلُ اَمَّا كَوْنُ السِّبْطَيْنِ ابْنَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَهٗ وَجْهَانِ : اَلْاَوَّلُ اَنَّ ابْنَ الْبِنْتِ لَهٗ حُكْمُ الْاِبْنِ وَلِهٰذَا يُعَدُّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِىْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ ۔ وَالثَّانِى التَّبَنِّى فَقَدْ ثَبَتَ بِطُرُقٍ مُتَعَدِّدَةٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: هُمَا اِبْنَاىَ وَرَوٰى اَحْمَدُ فِىْ مُسْنَدِهٖ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِىِّ عَنْ هَانِىءِ بْنِ هَانِىءٍ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ: لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عِنْدَ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اَرُوْنِىْ اِبْنِىْ مَاسَمَّيْتُمُوْهُ ؟ قُلْتُ سَمَّيْتُهٗ حَرْبًا قَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ قَالَ: اَرُوْنِىْ اِبْنِىْ مَاسَمَّيْتُمُوْهُ؟ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ : بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الثَّالِثُ قَالَ : اَرُوْنِىْ اِبْنِىْ مَاسَمَّيْتُمُوْهُ ؟ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ : بَلْ هُوَ مُحْسِنٌ ۔ ثُمَّ قَالَ : اِنِّىْ سَمَّيْتُهُمْ بِاَسْمَاءِ وُلْدِ هَارُوْنَ شَبَّرَ وَشَبِّيْرَ وَمُشَبَّرَ ۔ وَاَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِىُّ فِى الْكَبِيْرِ وَالدَّارَقُطْنِىُّ فِى الْاَفْرَادِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِىُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ كُلُّهُمْ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَاَخْرَجَ الْبَغَوِىُّ وَالطَّبَرَانِىُّ عَنْ سَلْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِثْلَهٗ ۔

تخریجِ برکاتی:

۔مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 98۔

۔مؤطا امام محمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 631۔

۔مسند ابی داؤد طیالسی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 19۔

۔مصنف ابن ابی شیبۃ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 379۔

۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 409۔

۔مسند البزار حدیث نمبر 742۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 96۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 180+183۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 6 صفحہ 166+جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 63۔

۔الاحادیث المختارۃ (ضیاء مقدسی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 180۔

ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 117۔

۔البحر الزخار (مسند البزار) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 415۔

۔مجمع الزوائد جلد (ہیثمی) نمبر 8 صفحہ نمبر 102۔

۔موارد الظمآن الٰی زوائد ابن حبان (ہیثمی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 415۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 660۔

۔ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبداللہ طبری) صفحہ نمبر 119۔

۔اسد الغابۃ (ابن اثیر): ترجمہ حسن بن علی+ترجمہ حسین بن علی۔

۔الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (عسقلانی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 243۔

۔بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 6۔

وَفِی الْقَامُوْسِ شَبَّرُ کَبَقَّمَ وَشَبِّیْرُ کَقَمِیْرٍ وَمُشَبِّرُ کَمُحَدِّثٍ اَبْنَآءُ هَارُوْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاَمَّا کَوْنُهُمَا مِرْاٰتَیْنِ لِمُلَاحَظَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَمِنْ وَجْهَیْنِ : اَلْاَوَّلُ مِنْ جِهَةِ السِّیَادَةِ الْمُطْلَقَةِ فَقَدْ اَخْرَجَ النَّسَائِیُّ وَالرُّوْیَانِیُّ وَالضِّیَآءُ عَنْ حُذَیْفَةَ وَاَبُوْیَعْلٰی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنُ عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْنُعَیْمٍ عَنْ عَلِیٍّ وَالطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَالْبَرَآءِ وَاُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ وَمَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ وَالدَّیْلَمِیُّ عَنْ اَنَسٍ وَابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ رِمْثَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ۔

وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ وَغَیْرُهٗ وَاَبُوْهُمَا خَیْرٌ مِنْهُمَا

تخریج برکاتی:

۔سنن ابن ماجہ المقدمہ باب فضل علی بن ابی طالب۔

۔مشکل الاثار (طحاوی) جزء نمبر 11 صفحہ نمبر 150۔بیان مشکل ماروی عن رسول اللہ فاطمۃ منی

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 339۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 182۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 209۔

۔تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 140۔

۔معجم ابن اعرابی حدیث نمبر 2266۔

۔کشف الخفاء (العجلونی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 34۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 293۔

۔کنز العمال (علی متقی) حدیث نمبر 34259۔

۔مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (ملا علی قاری) جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 34۔

وَعِنْدَ الطَّبَرَانِیِّ وَاَبُوْهُمَا اَفْضَلُ مِنْهُمَا وَزَادَ الْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَغَيْرُهُمَا اِلَّا ابْنَیِ الْخَالَةِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَحْيَى ابْنِ زَكَرِيَّا ۔

تخریجِ برکاتی:

۔تفسیر درمنثور (سیوطی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 489۔

۔مشکل الآثار (طحاوی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 499۔

۔سنن کبریٰ (نسائی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 50۔

۔صحیح ابن حبان جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 411۔

۔شرح مذاہب اہل السنۃ (ابن شاہین) حدیث نمبر 175۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 38۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 374۔

۔حلیۃ الاولیاء جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 71۔

۔فضائل الخلفاء الراشدین (ابونعیم) حدیث نمبر 130۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 64 صفحہ نمبر 192۔

۔دیلمی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 158۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 182۔

۔اسد الغابہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 259۔(حسن بن علی)

۔البدایہ والنھایہ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 61۔

وَمِنْ مُتَفَرِّعَاتِ هٰذِهِ الْمِرْاٰتِيَّةِ كَوْنُ مَحَبَّتِهِمَا مَحَبَّتُهُ وَبُغْضِهِمَا بُغْضُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَمَا وَقَعَ فِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَسَاكِرَ وَغَيْرِهٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ ۔

تخریجِ برکاتی:

۔مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 288۔

۔فضائل الصحابہ (احمد بن حنبل) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 771۔

۔سنن کبریٰ (نسائی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 49۔

۔مشکل الاثار (طحاوی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 451۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 48۔

۔مسند اسحاق بن راھویہ حدیث نمبر 211۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 29۔

۔ذیل تاریخ بغداد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 143۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 132۔

۔الکامل (ابن عدی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 435۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 401۔

۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 277۔

۔البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 223۔

۔تہذیب التہذیب (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 260۔

۔الاصابہ فی تمیز الصحابہ (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 71۔

۔کنز العمال جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 119۔

وَالثَّانِی مِنْ جِهَةِ مُشَابَهَةِ الصُّوْرَةِ فَاِنَّهُمَا كَانَا كَالتَّصْوِيْرَيْنِ لَهُ فِی الظَّاهِرِ فَقَدْ اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَقَالَ فِی الْحُسَيْنِ اَيْضاً كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔

تخریج برکاتی:

۔صحیح بخاری کتاب فضائل الصحابہ باب مناقب الحسن والحسین۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 468۔

۔تہذیب الاسماء (نووی) ترجمہ حسن بن علی بن ابی طالب۔

۔فتح الباری (عسقلانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 474۔

۔ذخائر العقبیٰ (احمد طبری) صفحہ نمبر 127۔

۔سبل الہدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 115۔

وَرَوٰی هٰذَا الْحَدِيْثَ مُفَصَّلًا التِّرْمَذِیُّ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ وَصَحَّحَهُ قَالَ: اَلْحَسَنُ اَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَابَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْمَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ

تخریج برکاتی:

- سنن ترمذی کتاب المناقب باب مناقب الحسن والحسین۔
- مسند ابی داؤد طیالسی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 19۔
- مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 99۔
- صحیح ابن حبان کتاب اخبارہ عن مناقب الصحابہ باب اخبارہ عن مناقب الصحابہ رجالھم ونسائھم
- دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 273۔
- ابن عساکر جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 183۔
- الاحادیث المختارہ (مقدسی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 393۔
- اسد الغابہ (ابن اثیر) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 264۔
- موارد الظمآن (ہیثمی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 553۔
- ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبداللہ طبری) صفحہ نمبر 127۔
- الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن العدیم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 114۔
- سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 250۔
- تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 95۔
- البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 39۔

۔کنز العمال (ع) جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 660۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 60۔

وَاَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّنِيْ وَاَحَبَّ هٰذَيْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ.

تخریج برکاتی:

۔سنن ترمذی ابواب المناقب باب ذیل مناقب علی بن ابی طالب۔

۔مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 77۔

۔فضائل الصحابہ (احمد بن حنبل) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 693۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 196۔

۔الاحادیث المختارہ (مقدسی) جلد نمبر 2 صفحہ 44۔

۔کتاب الشفاء (قاضی عیاض) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 20۔

۔جامع الاصول (ابن اثیر) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 6706۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 228۔

۔سیر اعلام النبلاء (مزی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 135۔

۔تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 95۔

الریاض النضرہ (محب طبری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 277۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 97۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 58۔

وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : حَجَّ الْحَسَنُ خَمْسَ عَشَرَ حَجَّةً مَاشِيًا وَنَجَائِبُهُ تُقَادُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَخَرَجَ مِنْ مَالِهٖ لِلّٰهِ مَرَّتَيْنِ وَقَاسَمَ لِلّٰهِ مَالَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حَتّٰى اَنَّهُ كَانَ يُعْطِي نَعْلًا وَيُمْسِكُ نَعْلًا وَيُعْطِي خُفًّا وَيُمْسِكُ خُفًّا .

تخریج برکاتی:

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 233۔

۔تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 37۔

۔صفۃ الصفوۃ (ابن جوزی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 760۔

۔ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبداللہ طبری) صفحہ نمبر 137۔

(ذَكَرَ بَعْضُ الْمُحَدِّثِيْنَ: حَجَّ خَمْساً وَّعِشْرُوْنَ مَاشِياً ۔ نُوْرِدُ اَسْمَاءَ بَعْضِ الْكُتُبِ: بَرَكَاتِيٌّ غُفِرَلَهٗ)

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 185۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 331۔

۔اخبار مکہ (فاکہی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 396۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 242۔

۔اتحاف الخیرۃ المھرۃ (بوصیری) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 43۔

۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 260۔

۔البدایۃ والنھایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 42۔

۔تاریخ الخلفاء (سیوطی) صفحہ نمبر 166۔

۔حیوۃ الحیوان الکبریٰ (دمیری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 191۔

۔الصواعق المحرقہ (ابن حجر مکی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 409۔

وَكَانَ وَفَاتُهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَنَةَ تِسْعٍ وَاَرْبَعِيْنَ عَلٰى اَرْجَحِ الْاَقْوَالِ فِيْ اَوَّلِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ اَوْ فِيْ آخَرِ صَفَرَ وَهُوَ الْمَشْهُوْرُ وَسَبَبُ مَوْتِهٖ اَنَّ زَوْجَتَهُ جَعْدَةَ بِنْتَ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ سَمَّتْهُ بِاَغْوَاءِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَكَانَ يَزِيْدُ ضَمِنَ لَهَا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا فَفَعَلَتْ فَمَرِضَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرْبَعِيْنَ يَوْماً ثُمَّ مَاتَ فَبَعَثَتْ جَعْدَةُ اِلٰى يَزِيْدُ تَسْئَلُهُ الْوَفَاءَ بِمَا وَعَدَهَا فَقَالَ اِنَّا لَمْ نَكُنْ نَرْضَاكِ لِلْحَسَنِ اَفَنَرْضَاكِ لِاَنْفُسِنَا فَصَارَتْ مِمَّنْ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۔

تخریج برکاتی:

۔ابن عساکر جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 284۔

۔اسد الغابہ (ابن اثیر) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 261۔

۔الاستیعاب صفحہ نمبر 115۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 252۔

۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 274۔

۔تہذیب التہذیب (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 260۔

۔تاریخ الخلفاء (سیوطی) صفحہ نمبر 169۔

۔الصواعق المحرقہ (ابن حجر مکی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 413۔

۔سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل والتوالی (عصامی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 44۔

۔وفیات الاعیان (ابن خلکان) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 66۔

۔الوافی بالوفیات جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 162۔

وَكَانَ مَرَضُهُ الْإِسْهَالَ الْكَبِدِيَّ وَتَقَطُّعَ الْأَمْعَاءِ وَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَآءَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اَىْ اَخِىْ مَنْ صَاحِبُكَ قَالَ: تُرِيْدُ قَتْلَهُ؟ ۔ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لَئِنْ كَانَ صَاحِبِىَ الَّذِىْ اَظُنُّ اَللّٰهُ اَشَدُّ لَهُ نِقْمَةً وَاِنْ لَمْ يَكُنْهُ مَا اُحِبُّ اَنْ تَقْتُلَ لِىْ بَرِيْئًا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ سُقِيْتُ السَّمَّ مِرَارًا وَمَا سُقِيْتُ مَرَّةً اَشَدَّ مِنْ هٰذِهِ.

تخریج برکاتی:

۔جامع معمر بن راشد جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 361۔

۔مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 452۔

۔مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 476۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 193۔

۔حلیۃ الاولیاء ابونعیم) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 38۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 283۔

۔ذخائر العقبیٰ (احمد طبری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 141۔

۔الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 115۔

۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 274۔

۔اسد الغابہ (ابن اثیر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 274۔

۔الصواعق المحرقہ (ابن حجر) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 415۔

۔صفۃ الصفوۃ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 761۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 251۔

۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 273۔

۔البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 46۔

۔تہذیب التہذیب (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 260۔

۔ربیع الابرار (زمخشری) جلد نمبر صفحہ 1 نمبر 438۔ ﴾

وَكَانَ عُمْرُهُ الشَّرِيْفُ خَمْسَةً وَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَسِتَّةَ اَشْهُرٍ اِلَّا اَيَّاماً وَقَدْ وُلِدَ لِلنِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ ثَلٰثٍ مِنَ الْهِجْرَةِ عَلَى الصَّحِيْحِ .

﴿تخریج برکاتی:

۔تہذیب التہذیب (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 257۔ ﴾

وَقِيْلَ فِىْ رَمَضَانَ هٰذَا مَايَتَعَلَّقُ بِالشَّهَادَةِ السِّرِّيَّةِ الَّتِى اخْتُصَّ بِهَا السِّبْطُ الْاَكْبَرُ .

(كَتَبَ الْمُصَنِّفُ مِنْ هٰهُنَا بِحَيْثِيَّةِ الْمُؤَرِّخِ وَلِهٰذَا نُوْرِدُ اَسْمَاءُ بَعْضِ اُمَّهَاتِ الْكُتُبِ فِىْ فَنِّ التَّارِيْخِ فَقَطْ :بَرْكَاتِىٌّ غُفِرَلَهٗ)

۔تاریخ الامم والملوک از محمد بن جریر طبری۔

۔الکامل فی التاریخ از ابن الاثیر۔

۔تاریخ ابن خلدون از ولی الدین محمد بن محمد ابن خلدون۔

۔البدایہ والنہایہ از عماد الدین ابن کثیر۔

۔تاریخ الخلفاء از جلال الدین سیوطی وغیرھم۔

وَاَمَّا الشَّهَادَةُ الْجَهْرِيَّةُ الَّتِي اخْتُصَّ بِهَا السِّبْطُ الْاَصْغَرُ فَهِيَ مِنْ اَكْبَرِ الْوَقَائِعِ الْمَشْهُوْرَةِ وَسَبَبُ شُهْرَتِهَا كَوْنُهَا جَهْرِيَّةً وَسَبَبُهَا اَنَّهُ لَمَّا تَمَلَّكَ يَزِيْدُ وَتَسَلْطَنَ وَذٰلِكَ فِيْ رَجَبَ سَنَةَ سِتِّيْنَ بِدِمَشْقَ كَتَبَ اِلَى الْاَقَالِيْمِ لِاَخْذِ الْبَيْعَةِ لَهُ وَكَتَبَ اِلٰى عَامِلِهِ بِالْمَدِيْنَةِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ اَنْ يَّاْخُذَ الْبَيْعَةَ مِنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَامْتَنَعَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ بَيْعَتِهِ لِاَنَّهُ كَانَ فَاسِقًا مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ ظَالِمًا ۔ وَخَرَجَ الْحُسَيْنُ اِلٰى مَكَّةَ لِاَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ شَعْبَانَ فَدَخَلَ مَكَّةَ وَاَقَامَ بِهَا وَلَمَّا وَصَلَ الْخَبَرُ اِلٰى اَهْلِ كُوْفَةَ اتَّفَقَ مِنْهُمْ جَمْعٌ كَثِيْرٌ وَكَتَبُوْا اِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدْعُوْنَهُ اِلَيْهِمْ وَيَبْذُلُوْنَ لَهُ بِالْقِيَامِ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ بِاَنْفُسِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَبَالَغُوْا فِيْ ذٰلِكَ وَتَتَابَعَتْ اِلَيْهِ نَحْوُ مِائَةٍ وَخَمْسِيْنَ كِتَابًا مِنْ كُلِّ طَائِفَةٍ وَجَمَاعَةٍ فَسَيَّرَ اِلَيْهِمُ ابْنُ عَمِّهِ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيْلٍ وَحَثَّهُمْ عَلٰى نُصْرَتِهِ وَحِمَايَتِهِ فَلَمَّا وَصَلَ مُسْلِمُ الْكُوْفَةَ

نَزَلَ فِي دَارِ الْمُخْتَارِ بْنِ عُبَيْدٍ وَبَايَعَ الْحُسَيْنَ عَلَى يَدَيْهِ خَلْقٌ كَثِيرٌ اَكْثَرُ مِنْ اِثْنَي عَشَرَ اَلْفاً فَاطَّلَعَ عَلَى ذٰلِكَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ وَالِي الْكُوفَةِ مِنْ جَانِبِ يَزِيدَ وَكَانَ صَحَابِيًّا فَهَدَّدَ النَّاسَ عَلَى ذٰلِكَ لٰكِنِ اكْتَفَى بِمُجَرَّدِ التَّهْدِيدِ وَلَمْ يَتَعَرَّضْ لِاَحَدٍ فَكَتَبَ مُسْلِمُ بْنُ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيُّ وَعُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ اِلَى يَزِيدَ يُخْبِرَانِهِ عَنْ اَمْرِ مُسْلِمٍ وَمَيْلِ اَهْلِ الْكُوفَةِ اِلَيْهِ وَتَغَافُلِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْهُ فَعَزَلَ يَزِيدُ النُّعْمَانَ وَوَلّٰى مَكَانَهُ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَكَانَ وَالِياً عَلَى الْبَصْرَةِ فَتَوَجَّهَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوفَةِ وَدَخَلَهَا لَيْلًا مِنْ جِهَةِ الْبَادِيَةِ فِي لِبَاسِ اَهْلِ الْحِجَازِ وَاَوْهَمَ اَنَّهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ وَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَمَشَوْا بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالُوا مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ قَدِمْتَ خَيْرَ مَقْدَمٍ فَسَكَتَ حَتّٰى دَخَلَ دَارَ الْاِمَارَةِ فَلَمَّا اَصْبَحَ جَمَعَ النَّاسَ وَقَرَءَ عَلَيْهِمْ مَنْشُورَ الْاِيَالَةِ وَهَدَّدَهُمْ وَحَذَّرَهُمْ عَنْ مُخَالَفَةِ يَزِيدَ وَفَرَّقَ جَمَاعَةَ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ بِالْحِيلَةِ وَالتَّدْبِيرِ وَاخْتَفَى مُسْلِمٌ فِي دَارِ هَانِيءِ ابْنِ عُرْوَةَ ۔ فَاَرْسَلَ عُبَيْدُاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْاَشْعَثِ مَعَ فَوْجٍ اِلَى دَارِهٖ فَاَتَوْا بِهَانِيءِ ابْنِ عُرْوَةَ فَحَبَسَهُ وَحَبَسَ جَمِيعَ رُؤُسَاءِ الْكُوفَةِ عِنْدَهُ فِي الْقَصْرِ وَاَتَى الْخَبَرُ مُسْلِماً فَنَادٰى شِعَارَهُ ۔ فَاجْتَمَعَ مَعَهُ

اَرْبَعُوْنَ اَلْفاً ، وَاَحَاطُوْا حَوْلَ الْقَصْرِ فَاَمَرَ عُبَيْدُاللّٰهِ الْاُسَارٰى مِنْ رُؤُسَآءِ الْكُوْفَةِ اَنْ يُّكَلِّمُوْا عَشَائِرَهُمْ وَيَرُدُّوْهُمْ عَنْ رِفَاقَةِ مُسْلِمٍ فَكَلَّمُوْهُمْ فَتَفَرَّقُوْا كُلُّهُمْ وَاَمْسٰى مُسْلِمٌ فِیْ خَمْسِ مِائَةٍ ۔ فَلَمَّا اِخْتَلَطَ الظَّلَامُ ذَهَبَ اُوْلٰٓئِكَ اَيْضاً ۔ وَبَقِىَ مُسْلِمٌ وَحْدَهُ فَتَرَدَّدَ فِى الطَّرِيْقِ فَاَتٰى مَنْزِلَ اِمْرَأَةٍ فَاسْتَسْقَاهَا فَسَقَتْهُ وَاَدْخَلَتْهُ فِیْ مَنْزِلِهَا وَكَانَ ابْنُهَا مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ فَانْطَلَقَ فَاَخْبَرَهُ مُحَمَّداً وَاَخْبَرَ مُحَمَّدٌ عُبَيْدَاللّٰهِ ۔ فَبَعَثَ عُبَيْدُاللّٰهِ عَمَرَو بْنَ حُرَيْثٍ صَاحِبَ الشُّرَطِ وَمُحَمَّدَ بْنَ الْاَشْعَثِ ۔ فَاَحَاطَا بِالدَّارِ فَخَرَجَ مُسْلِمٌ بِسَيْفِهٖ يُقَاتِلُهُمْ فَاَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْاَشْعَثِ الْاَمَانَ فَجَآءَ بِهٖ اِلٰى عُبَيْدِاللّٰهِ فَضَرَبَ عُنُقَهُ وَاَلْقٰى جُثَّتَهُ اِلَى النَّاسِ وَصَلَّبَ هَانِئاً وَكَانَ ذٰلِكَ لِثَلٰثٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِى الْحَجَّةِ سَنَةَ سِتِّيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَقَتَلَ عُبَيْدُاللّٰهِ مُحَمَّداً وَ اِبْرَاهِيْمَ ابْنَىْ مُسْلِمٍ اَيْضاً مَعَهُ ۔

وَفِىْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْكُوْفَةِ وَقِيْلَ كَانَ خُرُوْجُهُ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ۔ وَكَانَ سَبَبُ خُرُوْجِهٖ اَنَّ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيْلٍ كَانَ قَدْ كَتَبَ اِلَيْهِ يَلْتَمِسُ قُدُوْمَهُ ۔ وَلَمَّا تَجَهَّزَ بِالْخُرُوْجِ مَنَعَهُ عَنْ ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَاَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىُّ وَاَبُوْ وَاقِدِ اللَّيْثِىُّ فَلَمْ يَمْتَنِعْ بِمَنْعِهِمْ وَقَالَ

اِنِّیْ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ کَبْشاً یَسْتَحِلُّ بِہٖ مَکَّۃَ فَلَا اَکُوْنُ اَنَا ذٰلِکَ الْکَبْشَ وَسَارَ مَعَ اثْنَیْنِ وَثَمَانِیْنَ نَفْساً مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَشِیْعَتِہٖ وَمَوَالِیْہِ فَسَمِعَ فِیْ اَثْنَآءِ الطَّرِیْقِ بِقَتْلِ مُسْلِمٍ وَتَفَرُّقِ جَمَاعَتِہٖ فَقَصَدَ الرُّجُوْعَ فَقَالَ بَنُوْ عَقِیْلٍ وَاللّٰہِ لَانَرْجِعُ حَتّٰی یُصِیْبَ بِثَأْرِنَا اَوْ نُقْتَلَ ۔ فَقَالَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَاخَیْرَ فِی الْحَیٰوۃِ بَعْدَکُمْ ۔ ثُمَّ سَارَ نَحْوَ الْعِرَاقِ حَتّٰی اِذَا کَانَ عَلٰی مَرْحَلَتَیْنِ مِنَ الْکُوْفَۃِ لَقِیَہُ الْحُرُّ بْنُ یَزِیْدَ الرِّیَاحِیُّ وَمَعَہٗ اَلْفُ فَارِسٍ مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ زِیَادٍ شَاکِی السِّلَاحِ فَقَالَ لِلْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامِ: اِنَّ عُبَیْدَاللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ قَدْ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْکَ وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَا اُفَارِقَکَ حَتّٰی اُقْدِمَ بِکَ اِلَیْہِ وَاَنَا وَاللّٰہِ کَارِہٌ ۔ فَقَالَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ: اِنِّیْ لَمْ اَقْدَمْ ھٰذَا الْبَلَدَ حَتّٰی اَتَتْنِیْ کُتُبُ اَھْلِہٖ وَقَدِمَتْ عَلَیَّ رُسُلُھُمْ وَاَنْتُمْ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ فَاِنْ دُمْتُمْ عَلٰی بَیْعَتِکُمْ دَخَلْتُ مِصْرَکُمْ وَاِلَّا انْصَرَفْتُ فَقَالَ لَہُ الْحُرُّ وَاللّٰہِ مَا اَعْلَمُ ھٰذِہِ الْکُتُبَ وَلَا الرُّسُلَ وَلَا یُمْکِنُنِیْ الرُّجُوْعُ اِلَی الْکُوْفَۃِ فَلَا اُفَارِقُکَ اَنْ اُقْدِمَ بِکَ اِلَیْہِ ۔ وَطَالَ الْکَلَامُ بَیْنَھُمَا فَانْحَرَفَ الْحُسَیْنُ عَنْ طَرِیْقِ الْکُوْفَۃِ وَنَزَلَ بِکَرْبَلَاءَ فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ مِنَ الْمُحَرَّمِ سَنَۃَ اِحْدٰی وَسِتِّیْنَ ۔ وَلَمَّا نَزَلَ بِھَا سَاَلَ عَنْ اِسْمِھَا فَقِیْلَ ھٰذَا

مَوْضِعٌ يُقَالُ لَهُ كَرْبَلَاءُ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ فَنَزَلَ
الْقَوْمُ وَحَطُّوا الْاَثْقَالَ وَنَزَلَ الْحُرُّ وَجَيْشُهُ قُبَالَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ بِاَرْضِ كَرْبَلَاءِ ثُمَّ كَتَبَ ابْنُ زِيَادٍ كِتَابًا اِلَى الْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ يُطَالِبُهُ اِلٰى بَيْعَةِ يَزِيْدَ فَلَمَّا وَرَدَ الْكِتَابُ عَلَى
الْحُسَيْنِ فَقَرَأَهُ وَاَلْقَاهُ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلرَّسُوْلِ مَالَهُ عِنْدِىْ
جَوَابٌ فَرَجَعَ الرَّسُوْلُ اِلَى ابْنِ زِيَادٍ فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ وَجَمَعَ النَّاسَ
وَجَهَّزَ الْعَسَاكِرَ وَجَعَلَ مُقَدِّمَهَا عَمْرَو بْنَ سَعْدٍ وَكَانَ وَالِيًا عَلَى
الرَّيِّ فَاسْتَعْفٰى مِنْ خُرُوْجِهٖ اِلٰى قِتَالِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ زِيَادٍ
اِمَّا اَنْ تَخْرُجَ وَاِمَّا اَنْ تَتْرُكَ وِلَايَةَ الرَّيِّ وَتَقْعُدَ فِيْ بَيْتِكَ فَاخْتَارَ
وِلَايَةَ الرَّيِّ وَطَلَعَ اِلٰى قِتَالِ الْحُسَيْنِ بِالْعَسَاكِرِ فَمَا زَالَ ابْنُ
زِيَادٍ يُجَهِّزُ مُقَدِّمًا وَمَعَهُ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ اِلٰى اَنِ اجْتَمَعَ عِنْدَ
عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ اَلْفًا مَا بَيْنَ فَارِسٍ وَرَاجِلٍ فَنَزَلُوْا
بِشَاطِئِ الْفُرَاتِ وَحَالُوْا بَيْنَ الْمَاءِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَاَصْحَابِهٖ وَكَانَ اَكْثَرُ مَنْ خَرَجَ مَعَهُ لِقِتَالِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ هُمُ الَّذِيْنَ كَاتَبُوْا وَبَايَعُوا الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا
تَيَقَّنَ اَنَّ الْقَوْمَ مُقَاتِلُوْهُ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ فَاحْتَفَرُوْا حُفْرَةً شَبِيْهَةً
بِالْخَنْدَقِ حَوْلَ الْعَسْكَرِ وَجَعَلُوْا لَهَا جِهَةً وَاحِدَةً يَكُوْنُ الْقِتَالُ
مِنْهَا وَرَكِبَ عَسْكَرُ ابْنِ سَعْدٍ وَاَحْدَقُوْا بِالْحُسَيْنِ وَزَحَفُوْا

وَاقْتَتَلُوْا وَلَمْ يَزَلْ يُقْتَلُ مِنْ اَهْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابِهٖ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ اِلٰى اَنْ قُتِلَ مِنْهُمْ مَايَنِيْفُ عَلٰى خَمْسِيْنَ رَجُلًا فَعِنْدَ ذٰلِكَ صَاحَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَمَا مِنْ مُغِيْثٍ يُغِيْثُنَا لِوَجْهِ اللّٰهِ اَمَا مِنْ ذَآبٍ يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاِذَا بِالْحُرِّ بْنِ يَزِيْدَ الرِّيَاحِيِّ الَّذِىْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ قَدْ اَقْبَلَ عَلٰى فَرَسِهٖ اِلَيْهِ وَقَالَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنِّىْ كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ خَرَجَ عَلَيْكَ وَاَنَا الْاٰنَ فِىْ حِزْبِكَ فَمُرْنِىْ اَنْ اَكُوْنَ مَقْتُوْلًا فِىْ نُصْرَتِكَ لَعَلِّىْ اَنَالُ شَفَاعَةَ جَدِّكَ غَدًا ثُمَّ كَرَّ عَلٰى عَسْكَرِ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى قُتِلَ وَقُتِلَ مَعَهُ اَخُوْهُ وَابْنُهُ وَمَوْلَاهُ اَيْضًا فَالْتَحَمَ الْقِتَالُ حَتّٰى قُتِلَ اَصْحَابُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاَسْرِهِمْ وَوَلَدُهُ وَاِخْوَتُهُ وَبَنُوْ عَمِّهٖ وَبَقِىَ وَحْدَهُ فَبَارَزَ بِنَفْسِهٖ وَسَيْفُهُ مُصْلَتٌ فِىْ يَدِهٖ فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ وَيَقْتُلُ مَنْ بَرَزَ اِلَيْهِ حَتّٰى قَتَلَ مِنْهُمُ الْكَثِيْرُ فَاَثْخَنَتْهُ الْجِرَاحَاتُ وَالسِّهَامُ تَأْتِيْهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَاَقْبَلَ الشِّمْرُ ذُو الْجَوْشَنِ السَّكُوْنِىُّ فِىْ كَتِيْبَتِهٖ فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَحْلِهٖ وَحَرَمِهٖ فَصَاحَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيْحَكُمْ يَاشِيْعَةَ الشَّيْطَانِ اَنَا الَّذِىْ اُقَاتِلُكُمْ فَمَا لَكُمْ تَتَعَرَّضُوْنَ لِلْحَرَمِ فَاِنَّ النِّسَآءَ لَمْ يُقَاتِلْنَكُمْ ۔ فَقَالَ الشِّمْرُ لِاَصْحَابِهٖ كُفُّوْا عَنِ النِّسَآءِ وَاقْصُدُوا الرَّجُلَ فِىْ نَفْسِهٖ فَمَالُوْا بِالسِّهَامِ وَالرِّمَاحِ

حَتّٰی سَقَطَ عَلَی الْاَرْضِ شَهِیْدًا وَجَزَّ رَأْسَهُ نَصْرُ بْنُ خَرْشَةَ فَلَمْ یَقْدِرْ عَلٰی قَطْعِ رَأْسِهٖ ۔ فَنَزَلَ خَوْلِیُّ بْنُ یَزِیْدَ فَقَطَعَ رَأْسَهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَقَالَ الشِّمْرُ لِاَصْحَابِهٖ وَیْلَکُمْ مَاتَنْتَظِرُوْنَ بِالرَّجُلِ وَقَدْ اَثْخَنَتْهُ الْجِرَاحَاتُ فَتَوَالَتْ عَلَیْهِ السِّهَامُ وَالرِّمَاحُ حَتّٰی وَصَلَ سَهْمُ شَقِیٍّ مِنَ الْاَشْقِیَاءِ اِلٰی حَنَکِهٖ فَسَقَطَ عَنِ الْفَرَسِ وَضَرَبَهُ شِمْرٌ عَلٰی وَجْهِهٖ فَاَدْرَکَهُ سِنَانُ بْنُ اَنَسٍ النَّخْعِیُّ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ وَنَزَلَ خَوْلِیُّ بْنُ یَزِیْدَ لِیَقْطَعَ رَأْسَهُ فَارْتَعَدَتْ یَدَاهُ فَنَزَلَ اَخُوْهُ شِبْلُ بْنُ یَزِیْدَ فَقَطَعَ رَأْسَهُ وَدَفَعَهُ اِلٰی اَخِیْهِ خَوْلِیٍّ ۔ ثُمَّ دَخَلُوْا عَلَی الْحَرَمِ وَاَسَرُوْا اِثْنٰی عَشَرَ غُلَامًا مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ وَمَنْ کَانَ مِنَ النِّسَاءِ وَاَمَرَ عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ وَشِمْرٌ نَفَرًا فَرَکِبُوْا خُیُوْلَهُمْ وَاَوْطَئُوا الْحُسَیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاَرْسَلُوا الرَّأْسَ الْمُکَرَّمَ مَعَ بَشِیْرِ بْنِ مَالِکٍ وَخَوْلِیِّ بْنِ یَزِیْدَ اِلَی ابْنِ زِیَادٍ ۔ وَاسْتُشْهِدَ مَعَ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ مِنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ الْعَبَّاسُ وَعُثْمَانُ وَمُحَمَّدٌ وَعَبْدُاللّٰهِ وَجَعْفَرُ بَنُوْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَالْقَاسِمُ وَعَبْدُاللّٰهِ وَعُمَرُ وَاَبُوْبَکْرٍ بَنُو الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَقُتِلَ مَعَهُ ابْنُ عَلِیُّ الْاَکْبَرُ فَاِنَّهُ قَاتَلَ بَیْنَ یَدَیْ اَبِیْهِ حَتّٰی قُتِلَ وَعَبْدُاللّٰهِ قُتِلَ صَغِیْرًا بِکَرْبَلَاءَ جَاءَهُ سَهْمُ شَقِیٍّ وَهُوَ فِیْ حِجْرِ اَبِیْهِ فَقَتَلَهُ وَقُتِلَ مَعَهُ مُحَمَّدٌ وَعَوْنُ اَبْنَاءِ عَبْدِاللّٰهِ وَعَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ وَجَعْفَرٌ بَنُوْ عَقِیْلٍ

بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ ۔ وَکَانَتْ شَھَادَتُھُمْ عَاشُوْرَآءَ سَنَةَ اِحْدٰی وَسِتِّیْنَ مِنَ الْھِجْرَةِ وَلَہٗ یَوْمَئِذٍ سِتَّةٌ وَخَمْسُوْنَ سَنَةً وَخَمْسَةُ اَشْھُرٍ وَخَمْسَةُ اَیَّامٍ وَاَمَرَ الشَّقِیُّ ابْنُ زِیَادٍ بِالرَّاْسِ الْمُکَرَّمِ فَدِیْرَ بِہٖ فِیْ سِکَکِ الْکُوْفَةِ ثُمَّ اَرْسَلَہٗ مَعَ رُؤُوْسِ سَائِرِ الشُّھَدَآءِ وَسَبَایَا اَھْلِ الْبَیْتِ اِلٰی یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَةَ مَعَ شِمْرٍ ذِی الْجَوْشَنِ وَکَانَ بِدِمَشْقَ ثُمَّ وَجَّہَ ذُرِّیَّةَ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَاْسَہٗ مَعَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ اِلَی الْمَدِیْنَةِ ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

وَاَمَّا اِخْبَارُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْوَاقِعَةِ الْھَائِلَةِ مِنْ جِھَةِ الْوَحْیِ بِوَاسِطَةِ جِبْرِیْلَ وَغَیْرِہٖ مِنَ الْمَلَآئِکَةِ ۔

فَمَشْھُوْرٌ مُتَوَاتِرٌ مِنْ ذٰلِکَ مَا اَخْرَجَہُ ابْنُ سَعْدٍ وَالطَّبَرَانِیُّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جِبْرِیْلُ اَنَّ ابْنِیَ الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بَعْدِیْ بِاَرْضِ الطَّفِّ وَجَآءَنِیْ بِھٰذِہِ التُّرْبَةِ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّھَا مَضْجَعُہٗ

تخریج برکاتی:

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 107۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 188۔

۔کنز العمال جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 123۔

۔اسنی المطالب جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 33۔

۔فیض القدیر (مناوی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 264۔

۔سبل الهدیٰ والرشاد (صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 73۔

وَمِنْهُ مَا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالْحَاكِمُ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ اِبْنِيْ هٰذَا يَعْنِي الْحُسَيْنَ وَاَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ ۔

تخریج برکاتی:

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 194۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 368۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 197۔

۔البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 258۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 123۔

۔سبل الهدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 154۔

وَاَخْرَجَ اَحْمَدُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ الْبَيْتَ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا فَقَالَ لِيْ : اِنَّ ابْنَكَ هٰذَا يَعْنِي حُسَيْنًا مَقْتُوْلٌ اِنْ شِئْتَ اَرَيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْاَرْضِ الَّتِيْ يُقْتَلُ بِهَا فَاَخْرَجَ حَمْرَآءَ ۔

تخریجِ برکاتی:

۔مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 194۔

۔فضائل الصحابہ (احمد بن حنبل) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 770۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 193۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 301۔

۔تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 104۔

۔السلسلۃ الصحیحۃ (البانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 465۔

وَاَخْرَجَ الْبَغْوِیُّ فِیْ مُعْجَمِهٖ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِسْتَاْذَنَ مَلَكُ الْمَطَرِ رَبَّهٗ اَنْ یَزُوْرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهٗ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلْمَةَ فَقَالَ یَا اُمَّ سَلْمَةَ اِحْفِظِیْ عَلَیْنَا الْبَابَ لَایَدْخُلُ اَحَدٌ فَبَیْنَا هِیَ عَلَی الْبَابِ اِذْ دَخَلَ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاقْتَحَمَ فَوَثَبَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَلْثِمُهٗ وَیُقَبِّلُهٗ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ اَتُحِبُّهٗ؟ ۔ قَالَ : نَعَمْ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهٗ وَاِنْ شِئْتَ اُرِیْكَ الْمَكَانَ الَّذِیْ یُقْتَلُ بِهٖ ۔ فَاَرَاهُ فَجَآءَ بِسَهْلَةٍ اَوْ تُرَابٍ اَحْمَرٍ فَاَخَذَتْهُ اُمُّ سَلْمَةَ فَجَعَلَتْهُ فِیْ ثَوْبِهَا قَالَ ثَابِتٌ كُنَّا نَقُوْلُ اِنَّهَا كَرْبَلَاءُ ۔

تخریج برکاتی:

- مسند احمد جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 242۔
- دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 369۔
- التذکرہ (قرطبی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 643۔
- البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 257۔
- الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 191۔
- سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 154۔

وَاَخْرَجَهُ اَيْضاً اَبُوْ حَاتِمٍ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ اَحْمَدَ فِيْ زِيَادَةِ الْمُسْنَدِ قَالَ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ اَحْمَرَ.

تخریج برکاتی:

- ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبداللہ طبری) صفحہ نمبر 147۔
- سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 154۔
- سمط النجوم العوالی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 88۔

وَاَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ : دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْماً بِالْحُسَيْنِ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حِجْرِهٖ ثُمَّ حَانَتْ مِنِّى الْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تُهْرِيْقَانِ مِنَ الدُّمُوْعِ فَقَالَ: اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اِنَّ اُمَّتِيْ تَقْتُلُ اِبْنِيْ هٰذَا وَاَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ .

تخریج برکاتی:

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 194۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 368۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 197۔

۔البدایہ والنھایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 258۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 191۔

وَاَخْرَجَ اِبْنِ رَاهَوَيْهِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاَبُوْنُعَيْمٍ عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِضْطَجَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ خَاثِرٌ وَفِيْ يَدِهٖ تُرْبَةٌ حَمْرَآءُ يُقَلِّبُهَا قُلْتُ مَاهٰذِهِ التُّرْبَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جِبْرِيْلُ اَنَّ هٰذَا يَعْنِي الْحُسَيْنُ يُقْتَلُ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ وَهٰذِهٖ تُرْبَتُهَا ۔

تخریج برکاتی:

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 109 + جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 308۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 440۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 367۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 191۔

۔ذخائر العقبیٰ (احمد بن علی متقی) صفحہ نمبر 148۔

۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 289۔

۔تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 103۔

۔البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 257۔

۔کنز العمال جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 126۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 191۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 154۔

وَاَخْرَجَ الْبَیْھَقِیُّ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِسْتَأْذَنَ مَلَکُ الْمَطَرِ رَبَّهٗ اَنْ یَأْتِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَذِنَ لَهٗ فَدَخَلَ الْحُسَیْنُ فَجَعَلَ یَقَعُ عَلٰی مَنْکِبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمَلَکُ اَتُحِبُّهٗ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ: فَاِنَّ اُمَّتَکَ تَقْتُلُهٗ وَاِنْ شِئْتَ اَرَیْتُکَ الْمَکَانَ الَّذِیْ یُقْتَلُ فِیْهِ فَضَرَبَ بِیَدِهٖ فَاَرَاهُ تُرَابًا اَحْمَرَ فَاَخَذَتْهُ اُمُّ سَلْمَةَ فَصَرَّتْهُ فِیْ ثَوْبِهَا فَکُنَّا نَسْمَعُ اَنَّهٗ یُقْتَلُ بِکَرْبَلَاءِ۔

تخریج برکاتی:

۔مسند احمد جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 265۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 369۔

۔البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 257+صفحہ نمبر 216۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 191۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 74۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 658۔

وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ کَانَ الْحَسَنُ

وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ فِيْ بَيْتِيْ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ اِنَّ اُمَّتَكَ تَقْتُلُ اِبْنَكَ هٰذَا مِنْ بَعْدِكَ وَاَوْمٰى اِلَى الْحُسَيْنِ وَاَتَاهُ بِتُرْبَةٍ فَشَمَّهَا ثُمَّ قَالَ رِيْحُ كَرْبٍ وَ بَلَاءٍ وَقَالَ يَاأُمَّ سَلْمَةَ اِذَا تَحَوَّلَتْ هٰذِهِ التُّرْبَةُ دَمًّا فَاعْلَمِيْ اَنَّ ابْنِيْ قَدْ قُتِلَ فَجَعَلْتُهَا فِيْ قَارُوْرَةٍ ۔

تخریج برکاتی:

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 108۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 193۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 303۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 409۔

۔تہذیب التہذیب (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 302۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 191۔

۔بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 21۔

وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَسَنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ الْحُسَيْنِ بِنَهْرِ كَرْبَلَاءَ فَنَظَرَ اِلَى الشِّمْرِ ذِى الْجَوْشَنِ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى كَلْبٍ اَبْقَعَ يَلِغُ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَكَانَ شِمْرٌ اَبْرَصَ ۔

تخریج برکاتی:

۔ابن عساکر جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 190 + جلد نمبر 55 صفحہ نمبر 16۔

۔البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 205۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 191۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 128۔

وَاَخْرَجَ ابْنُ السَّكَنِ وَالْبَغْوِیُّ فِی الصَّحَابَةِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ مِن طَرِیْقِ سُحَیْمٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا یُقْتَلُ بِاَرْضٍ یُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ فَمَنْ شَهِدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْیَنْصُرْهُ ۔ فَخَرَجَ اَنَسُ بْنُ الْحَارِثِ اِلٰی كَرْبَلَاءَ فَقُتِلَ بِهَا مَعَ الْحُسَیْنِ ۔

تخریج برکاتی:

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 224۔

۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ (عسقلانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 121۔

۔البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 217۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 192۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 126۔

۔سبل الہدیٰ والرشاد (سیوطی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 75۔

وَاَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ الْحُسَیْنَ دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جِبْرِیْلُ فِیْ مِشْرَبَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِیْلُ سَتَقْتُلُ اُمَّتُكَ وَاِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ بِالْاَرْضِ الَّتِیْ یُقْتَلُ فِیْهَا وَاَشَارَ جِبْرِیْلُ بِیَدِهٖ اِلٰی

الطَّفِّ بِالْعِرَاقِ فَاَخَذَ تُرْبَةً حَمْرَاءَ فَاَرَاهُ اِيَّاهَا ۔

تخریجِ برکاتی:

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 370۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 192۔

وَاَخْرَجَهُ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ عَنْ اَبِيْ سَلْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَوْصُوْلاً ۔

وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاُخْبِرَ اَنَّ الْحُسَيْنَ قَدْ تَوَجَّهَ اِلَى الْعِرَاقِ فَلَحِقَهُ فِيْ مَسِيْرَةِ لَيْلَتَيْنِ مِنَ الرَّبْذَةِ فَقَالَ لَهُ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَيَّرَ نَبِيَّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَاخْتَارَ الْاٰخِرَةَ وَلَمْ يُرِدِ الدُّنْيَا وَاِنَّكُمْ بَضْعَةٌ مِنْهُ وَاللّٰهِ لَايَلِيْهَا اَحَدٌ مِنْكُمْ اَبَدًا وَمَاصَرَفَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمْ اِلَّا لِلَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ فَارْجِعُوْا ۔ فَاَبٰى فَاعْتَنَقَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ: اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ قَتِيْلٍ ۔

تخریجِ برکاتی:

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 371۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 100۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 202۔

۔معجم ابن الاعرابی جلد حدیث نمبر 2346۔

۔العزلۃ للخطابی حدیث نمبر 25۔

۔احیاء العلوم الدین (غزالی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 233۔

۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 292۔

۔عیون الاخبار (ابن قتیبہ) صفحہ نمبر 91۔

۔بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 23۔

۔البدایہ والنھایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 259۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 192۔

۔خلاصۃ الاثر (المحبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 193۔

۔الاعلام للزرکلی جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 14۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 78۔

وَاَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَاكُنَّا نَشُكُّ وَاَهْلُ الْبَيْتِ مُتَوَافِرُوْنَ اَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِالطَّفِّ .

تخریجِ برکاتی:

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 197۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 192۔

وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ يَحْيَى الْحَضْرَمِيِّ اَنَّهُ سَافَرَ مَعَ عَلِيٍّ اِلٰى صِفِّيْنَ فَلَمَّا حَاذٰى نِيْنَوٰى نَادٰى صَبْرًا اَبَاعَبْدِاللّٰهِ بِشَطِّ الْفُرَاتِ ۔ قُلْتُ مَاذَا؟ ۔ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جِبْرِيْلُ: اِنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ

وَاَرَانِیْ قَبْضَۃً مِنْ تُرْبَتِہٖ ۔

تخریج برکاتی:

۔مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 85۔

۔مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 478۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 173۔

۔مسند ابی یعلیٰ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 62۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 187۔

۔الاحادیث المختارہ (ضیاء مقدسی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 375۔

۔اتحاف الخیرۃ المہرہ جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 90۔

۔مسند البزار حدیث نمبر 884۔ (مسند علی)۔

۔التبصرۃ (ابن جوزی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 7۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 407۔

۔تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 102۔

۔البدایہ والنھایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 241۔

۔تہذیب التہذیب (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 300۔

۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 288۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 192۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (سیوطی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 74۔

وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ اَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَۃَ قَالَ: اَتَیْنَا مَعَ عَلِیٍّ

عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى مَوْضِعِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ: هٰهُنَا مَنَاخُ رِكَابِهِمْ وَمَوْضِعُ رِحَالِهِمْ وَمِهْرَاقُ دِمَائِهِمْ فِئَةٌ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ يُقْتَلُوْنَ بِهٰذِهِ الْعَرْصَةِ تَبْكِيْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ ۔

تخریج برکاتی:

- اتحاف الخیرۃ المہرہ جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 9۔
- المطالب العالیہ (عسقلانی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 449۔
- ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبداللہ طبری) صفحہ نمبر 97۔
- الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 192۔

وَاَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ قَتَلْتُ بِيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَاِنِّيْ قَاتِلٌ بِابْنِ بِنْتِكَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا ۔

تخریج برکاتی:

- المستدرک (حاکم) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 648۔
- تفسیر قرطبی جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 219۔
- ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 225۔
- سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 342۔
- تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 431۔
- لسان المیزان (عسقلانی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 457۔

۔میزان الاعتدال جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 368۔

۔البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 219۔

۔تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 142۔

۔تفسیر درمنثور (سیوطی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 492۔

۔کنز العمال (علی متقی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 127۔

۔مقاصد حسنہ (سخاوی) صفحہ نمبر 484۔

۔کشف الخفاء جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 98۔

۔ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبداللہ طبری) صفحہ نمبر 150۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 81۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 192۔

وَاَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ ذَاتَ یَوْمٍ نِصْفَ النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِیَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِیْهَا دَمٌ فَقُلْتُ: مَا هٰذِهٖ قَالَ: دَمُ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْیَوْمِ فَاُحْصِیَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ فَوَجَدْتُ قَدْ قُتِلَ ذٰلِكَ الْیَوْمَ ۔

تخریج برکاتی:

۔مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 283۔

۔فضائل الصحابہ (احمد بن حنبل) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 779۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 110۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 372۔

۔اتحاف الخیرۃ المھرۃ جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 90۔

۔اسد الغابہ (ابن اثیر) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 266۔

۔تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 142۔

۔الاصابہ فی تمییز الصحابہ (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 81۔

۔البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 258۔

۔فیض القدیر (مناوی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 265۔

۔ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبداللہ طبری) صفحہ نمبر 148۔

۔الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن العدیم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 117۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 193۔

۔تاریخ الخلفاء (سیوطی) صفحہ نمبر 182۔

وَاَخْـرَجَ الْـحَـاكِـمُ وَالْبَيْهَقِىُّ عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِى الْمَنَامِ وَعَلٰى رَأْسِهٖ وَلِـحْيَتِـهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ ۔ قَالَ قَدْ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا ۔

تخریجِ برکاتی:

۔سنن ترمذی ابواب المناقب باب مناقب الحسن والحسین۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 373۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 95۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 20۔

۔التاریخ الکبیر (امام بخاری) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 324۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 238۔

۔اسد الغابہ (ابن اثیر) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 316۔۔

۔جامع الاصول (ابن اثیر) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 6567۔

۔البدایہ والنھایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 219۔

۔تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 71۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 75۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 193۔

۔تاریخ الخلفاء (سیوطی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 182۔

۔ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبداللہ طبری) صفحہ نمبر 148۔

۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 316۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 439۔

وَاَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ بُصْرَۃَ الْاَزْدِیَّۃِ قَالَتْ : لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ مَطَرَتِ السَّمَآءُ دَماً فَاَصْبَحْنَا وَجِبَابُنَا وَجِرَارُنَا وَکُلُّ شَیْءٍ لَنَا مَلَاٰنٌ دَماً ۔

تخریج برکاتی:

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 373۔

۔الثقات (ابن حبان) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 487۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 227۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 433۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 193۔

۔بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 41۔

وَاَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ : بَلَغَنِیْ اَنَّهٗ یَوْمَ قُتِلَ الْحُسَیْنُ لَمْ یُقْلَبْ حَجَرٌ مِنْ اَحْجَارِ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهٗ دَمٌ عَبِیْطٌ .

تخریج برکاتی:

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 113۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 155۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 374۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 229۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 434۔

۔البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 219۔

۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 314۔

۔تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 16۔

۔تہذیب التہذیب (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 305۔

۔بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 41۔

۔سمط النجوم العوالی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 85۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 193۔

۔تاریخ الخلفاء (سیوطی) صفحہ نمبر 182۔

وَاَخْرَجَ الْبَیْھَقِیُّ عَنْ اُمِّ حِبَّانِ قَالَتْ : یَوْمَ قُتِلَ الْحُسَیْنُ اَظْلَمَتْ عَلَیْنَا ثَلاثًا وَلَمْ یَمَسَّ مِنَّا اَحَدٌ مِنْ زَعْفِرَانِھِمْ شَیْئًا یَجْعَلُهُ عَلٰی وَجْھِهٖ اِلَّا احْتَرَقَ وَلَمْ یُقْلَبْ حَجَرُ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهُ دَمٌ عَبِیْطٌ ۔

تخریجِ برکاتی:

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 229۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 434۔

۔البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 219۔

۔بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 40۔

وَاَخْرَجَ الْبَیْھَقِیُّ عَنْ جَمِیْلِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ: اَصَابُوْا اِبِلًا فِیْ عَسْکَرِ الْحُسَیْنِ یَوْمَ قُتِلَ فَنَحَرُوْھَا وَطَبَخُوْھَا فَصَارَتْ مِثْلَ الْعَلْقَمِ فَمَا اسْتَطَاعُوْا اَنْ یُسِیْغُوْا مِنْھَا شَیْئًا ۔

تخریجِ برکاتی:

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 377۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 231۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 435۔

۔تہذیب التہذیب (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 231۔

۔بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 43۔

وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ الْوَرَسَ عَادَ رَمَادًا وَلَقَدْ رَأَيْتُ اللَّحْمَ كَانَّ فِيْهِ النَّارَ حِيْنَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ ۔

تخریجِ برکاتی:

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 376۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 230۔

۔بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 42۔

۔المعرفۃ والتاریخ (فسوی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 31۔

۔تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 16۔

۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 313۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 193۔

وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ قَالَتْ كُنْتُ اَيَّامَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ جَارِيَةً شَابَّةً فَكَانَتِ السَّمَآءُ اَيَّامًا تَبْكِيْ لَهٗ ۔

تخریجِ برکاتی:

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 375۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 226۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 193۔

وَاَخْرَجَ اَبُوْنُعَيْمٍ مِنْ طَرِيْقِ سُفْيَانَ عَنْ جَدَّتِهٖ قَالَتْ شَهِدَ رَجُلَانِ قَتْلَ الْحُسَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَطَالَ ذَكَرُهٗ حَتّٰى كَانَ يَلُفُّهٗ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَسْتَقْبِلُ الرَّاوِيَةَ بِفِيْهِ حَتّٰى يَأْتِيَ عَلٰى آخِرِهَا فَمَا يَرْوِيْ ۔

تخریج برکاتی:

- المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 119۔
- ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 234۔
- مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 317۔
- تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 438۔
- سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 314۔
- تہذیب التہذیب (عسقلانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 306۔
- مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (ملا علی قاری) باب الاستعاذۃ جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 384۔
- الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 193۔
- بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 32۔
- سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 317۔

وَاَخْرَجَ اَبُوْنُعَيْمٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : سَمِعْتُ الْجِنَّةَ تَنُوْحُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَهِيَ تَقُوْلُ شعر

مَسَحَ النَّبِيُّ جَبِيْنَهٗ فَلَهٗ رِيْقٌ فِي الْخُدُوْدِ

اَبَوَاهُ فِيْ عُلْيَا قُرَيْشٍ وَجَدُّهٗ خَيْرُ الْجُدُوْدِ

تخریج برکاتی:

- بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 47۔
- التدوین فی اخبار قزوین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 91۔
- التبصرہ (ابن جوزی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 9۔
- الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 193۔
- آکام المرجان فی احکام الجان (شبلی) صفحہ نمبر 176۔

وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ مِنْ طَرِیْقِ حَبِیْبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ : مَا سَمِعْتُ نَوْحَ الْجِنِّ مُنْذُ قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا اللَّیْلَةَ وَمَا اَرٰی اِبْنِیْ اِلَّا قَدْ قُتِلَ تَعْنِی الْحُسَیْنَ فَقَالَتْ لِجَارِیَتِهَا : اُخْرُجِیْ فَاسْئَلِیْ فَاَخْبَرَتْ اَنَّهٗ قَدْ قُتِلَ ۔ وَاِذَ الْجِنَّةُ تَنُوْحُ

شعر

اَلَا یَاعَیْنُ فَابْتَهِلِیْ بِجُهْدٍ وَمَنْ یَبْکِیْ عَلَی الشُّهَدَآءِ بَعْدِیْ

عَلٰی رَهْطٍ تَقُوْدُهُمُ الْمَنَایَا اِلٰی مُتَجَبِّرٍ فِیْ مُلْكِ عَهْدِیْ

تخریج برکاتی:

- المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 133۔
- ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 241۔
- مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 321۔
- تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 441۔

۔بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 47۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 76۔

۔الامالی الشجریہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 144۔

وَاَخْرَجَ اَبُوْنُعَیْمٍ عَنْ مَزِیْدَةَ بِنِ جَابِرِ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ اُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ الْجِنَّ تَنُوْحُ عَلَى الْحُسَیْنِ وَهِیَ تَقُوْلُ

شعر

اَنْعِیْ حُسَیْناً هَبَلًا كَانَ حَسِیناً جَبَلاً

تخریج برکاتی:

۔معرفۃ الصحابہ (ابو نعیم) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 334۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 194۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 76۔

وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرُ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ اَنَا وَاللّٰهِ رَأَیْتُ رَأْسَ الْحُسَیْنِ حُمِلَ وَاَنَا بِدِمَشْقَ وَبَیْنَ یَدَیِ الرَّأْسِ رَجُلٌ یَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ حَتّٰى بَلَغَ قَوْلَهُ تَعَالٰى اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَباً فَاَنْطَقَ اللّٰهُ الرَّأْسَ بِلِسَانٍ ذَرِبٍ فَقَالَ اَعْجَبُ مِنْ اَصْحَابِ الْكَهْفِ قَتْلِیْ وَحَمْلِیْ ۔

تخریج برکاتی:

۔ابن عساکر جلد نمبر 60 صفحہ نمبر 370۔

۔شرح الصدور (سیوطی) صفحہ نمبر 88۔

۔الخصائص الکبریٰ (سیوطی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 194۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 76۔

وَاَخْرَجَ اَبُوْنُعَيْمٍ مِنْ طَرِيْقِ بْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِیْ قُنْبُلُ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ اجْتَزُّوْا رَأْسَهُ وَقَعَدُوْا فِیْ اَوَّلِ مَرْحَلَةٍ يَشْرَبُوْنَ النَّبِيْذَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ قَلَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَكَتَبَ سَطْرًا بِدَمٍ

شعر

اَتَرْجُوْ اُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْنًا شَفَاعَةَ جَدِّهٖ يَوْمَ الْحِسَابِ

تخریج برکاتی:

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 123۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 320۔

۔ابن عساکر جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 243۔

۔تہذیب الکمال (مزی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 443۔

۔تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 107۔

۔البدایۃ والنھایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 218۔

۔ذخائر العقبیٰ (احمد بن عبداللہ طبری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 145۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (یوسف صالحی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 76۔

۔ذیل تاریخ بغداد (ابن نجار) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 195۔

ماخذ ومراجع

قرآن مجید

جامع معمر بن راشد از ابو عروہ معمر بن راشد متوفی 152ھ

مؤطا امام محمد از ابو عبد اللہ محمد بن حسن شیبانی متوفی 189ھ

مسند ابی داؤد طیالسی از سلیمان بن داؤد الطیالسی متوفی 204ھ

مصنف عبد الرزاق از عبد الرزاق بن ھمام الصنعانی متوفی 211ھ

مصنف ابن ابی شیبہ از ابو بکر عبد اللہ بن ابن ابی شیبہ متوفی 235ھ

مسند اسحاق بن راھویہ از اسحاق بن ابراھیم بن مخلد مروزی متوفی 238ھ

مسند امام احمد بن حنبل از ابو عبد اللہ احمد بن حنبل متوفی 241ھ

فضائل الصحابۃ از ابو عبد اللہ احمد بن حنبل متوفی 241ھ

صحیح بخاری از ابو عبد اللہ امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی 256ھ

التاریخ الکبیر از ابو عبد اللہ امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی 256ھ

سنن ابن ماجہ از محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ متوفی 273ھ

عیون الاخبار از ابو محمد عبد اللہ بن مسلم ابن قتیبہ الدینوری متوفی 276ھ

جامع ترمذی از ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی 279ھ

مسند البزار از ابو بکر احمد بن عمرو البزار متوفی 292ھ

سنن نسائی (کبریٰ) از احمد بن شعیب نسائی متوفی 303ھ

تاریخ طبری از ابو جعفر محمد ابن جریر طبری متوفی 310ھ

مشکل الاثار ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی متوفی 321ھ

معجم ابن الاعرابی از ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد ابن اعرابی متوفی 340ھ

المعرفۃ والتاریخ از ابو یوسف یعقوب بن سفیان فسوی متوفی 347ھ

اخبار مکہ از ابو عبداللہ محمد بن اسحاق بن العباس فاکہی متوفی 353ھ

صحیح ابن حبان از حافظ ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد التمیمی متوفی 354ھ

کتاب الثقات از حافظ ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد التمیمی متوفی 354ھ

المعجم الکبیر از حافظ سلیمان بن احمد طبرانی متوفی 360ھ

الکامل از ابو احمد عبداللہ بن عدی الجرجانی متوفی 365ھ

شرح مذاہب اہل السنۃ از ابو حفص عمر بن احمد ابن شاہین متوفی 385ھ

العزلۃ للخطابی از ابو سلیمان حمد بن محمد المعروف خطابی متوفی 388ھ

المستدرک از محمد بن عبداللہ الحاکم نیشاپوری متوفی 405ھ

حلیۃ الاولیاء از حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفی 430ھ

معرفۃ الصحابۃ از حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفی 430ھ

فضائل الخلفاء الراشدین از حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفی 430ھ

دلائل النبوۃ از احمد بن حسین بیہقی متوفی 458ھ

سنن کبریٰ از احمد بن حسین بیہقی متوفی 458ھ

شعب الایمان از احمد بن حسین بیہقی متوفی 458ھ

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب از یوسف بن عبداللہ المعروف ابن عبدالبر متوفی 463ھ

امالی الشجریۃ از ابن شجری متوفی 499ھ

احیاء علوم الدین از ابو حامد محمد بن غزالی متوفی 505ھ

فردوس الاخبار از شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی متوفی 509ھ

ربیع الابرار از ابو القاسم محمود بن عمرو بن احمد زمخشری متوفی 538ھ

کتاب الشفاء از قاضی ابوالفضل عیاض متوفی 544ھ

تاریخ مدینہ دمشق از ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی 571ھ

التبصرہ از ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن جوزی متوفی 597ھ

صفۃ الصفوۃ از ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن جوزی متوفی 597ھ

اسد الغابہ از مجد الدین المبارک بن محمد الشیبانی ابن اثیر جزری متوفی 606ھ

جامع الاصول از مجد الدین المبارک بن محمد الشیبانی ابن اثیر جزری متوفی 606ھ

الکامل فی التاریخ از مجد الدین المبارک بن محمد الشیبانی ابن اثیر جزری متوفی 606ھ

التدوین فی اخبار قزوین از عبدالکریم بن محمد الرافعی متوفی 623ھ

ذیل تاریخ بغداد از ابوعبداللہ محمد بن محمود المعروف ابن نجار متوفی 643ھ

الاحادیث المختارۃ از ضیاء محمد بن عبدالواحد مقدسی متوفی 643ھ

بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب از عمر بن قاضی احمد بن ھبۃ اللہ بن العدیم متوفی 660ھ

التذکرۃ از ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی متوفی 668ھ

تہذیب الاسماء از ابوزکریا محیی الدین بن شرف نووی متوفی 676ھ

وفیات الاعیان از احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابی بکر ابن خلکان متوفی 681ھ

الریاض النضرۃ از احمد بن عبداللہ محب الدین طبری متوفی 694ھ

ذخائر العقبیٰ از احمد بن عبداللہ محب الدین طبری متوفی 694ھ

تہذیب الکمال از یوسف بن ذکی عبدالرحمٰن ابوالحجاج المزی متوفی 742ھ

تاریخ بغداد از ولی الدین خطیب تبریزی متوفی 742ھ

سیر اعلام النبلاء از شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذھبی متوفی 748ھ

تاریخ اسلام از شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذھبی متوفی 748ھ

الوافی بالوفیات از صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی متوفی 764ھ

آکام المرجان فی احکام الجان از محمد بن عبداللہ الشبلی متوفی 769ھ

البدایۃ والنہایۃ ابوالفداء عماد الدین بن عمر بن کثیر متوفی 774ھ

الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ از احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی 852ھ

فتح الباری از احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی 852ھ

تہذیب التہذیب از احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی 852ھ

مجمع الزوائد از حافظ نور الدین علی بن ابوبکر ہیثمی متوفی 807ھ

البحر الزخار شرح مسند البزار از حافظ نور الدین علی بن ابوبکر ہیثمی متوفی 807ھ

موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان از حافظ نور الدین علی بن ابوبکر ہیثمی متوفی 807ھ

تاریخ ابن خلدون از عبدالرحمٰن بن محمد ابن خلدون متوفی 808ھ

حیوۃ الحیوان الکبریٰ از کمال الدین محمد بن عیسیٰ دمیری متوفی 808ھ

اتحاف الخیرۃ المھرۃ احمد بن ابی بکر بن اسماعیل بوصیری متوفی 840ھ

الخصائص الکبریٰ از جلال الدین عبدالرحمٰن ابی بکر السیوطی متوفی 911ھ

تاریخ الخلفاء از جلال الدین عبدالرحمٰن ابی بکر السیوطی متوفی 911ھ

تفسیر در منثور از جلال الدین عبدالرحمٰن ابی بکر السیوطی متوفی 911ھ

شرح الصدور از جلال الدین عبدالرحمٰن ابی بکر السیوطی متوفی 911ھ

الصواعق المحرقہ از جلال الدین عبدالرحمٰن ابی بکر السیوطی متوفی 911ھ

اسنی المطالب از ابو یحیٰ زکریا الانصاری متوفی 926ھ

سبل الھدیٰ والرشاد از محمد بن یوسف صالحی شامی متوفی 942ھ

کنز العمال از علی متقی بن حسام الدین ھندی برھان پوری متوفی 985ھ

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ علامہ نور الدین علی بن سلطان قاری متوفی 1014ھ

فیض القدیر از محمد زین الدین المدعو عبدالروف مناوی متوفی 1030ھ

سمط النجوم العوالی از عبدالملک بن حسین بن عبدالملک العصامی متوفی 1111ھ

کشف الخفاء از اسماعیل بن محمد العجلونی متوفی 1162ھ

خلاصۃ الاثر از محمد امین بن فضل اللہ بن محب اللہ المحبی متوفی 1111ھ

السلسلۃ الصحیحۃ از ناصر الدین البانی متوفی 1420ھ

الاعلام از خیر الدین الزرکلی

حضرت مولانا محمد احمد برکاتی صاحب کی مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتب

- ☆ لمعاتِ مصطفیٰ ﷺ
- ☆ شبِ برات کے فضائل ودلائل
- ☆ وہ جو مر کے پھر زندہ ہوئے
- ☆ رشتہ دارانِ مصطفیٰ ﷺ کی قربانیاں
- ☆ حضور ﷺ کے معجزے
- ☆ خاندانِ نبوت
- ☆ اللہ ورسولہ اعلم
- ☆ زندوں مردوں کا لین دین
- ☆ خواتین کی محافل